

علمائے دیوبند کی دینی خدمات
ذکر بالجہر اور ایک مغالطہ کی وضاحت
حجیت حدیث

سود اور غریبی نظام

مرکز اہل السنۃ والجماعت سرگودھا کا ترجمان

فقیہ سرگودھا ماہنامہ

شمارہ 3

مارچ 2014ء

جلد نمبر 3

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ
نگران شعبہ رسائل و جرائد

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

ایجنسی ہولڈرز ممبر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر..... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر..... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر..... سالانہ

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ
بھی کر سکتے ہیں



www.ahnafmedia.com

سرکولیشن مینیجر

0332-6311808

Contact Us

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ 300 روپے
زرقاوان

www.ahnafmedia.com
mag@ahnafmedia.com

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

فہرست

- 2 مارچ میزبانوں کی ”میزبانی“ کا دن!! ----- 3
اداریہ
- 5 ----- سود اور سودی نظام-
عمر فاروق راشد
- 9 ----- علماء دیوبند کی دینی خدمات
پروفیسر عبدالمتین
- 32 ----- حجیتِ حدیث-
مولانا عبد الرحمن سندھی
- 37 ----- ذکر بالجہر ایک مغالطہ کی وضاحت
محمد اشفاق ندیم
- 42 ----- عالم کوفہ سیدنا اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ-
مولانا محمد عاطف معاویہ
- 46 ----- فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ
متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- 52 ----- امام محمد رحمہ اللہ کی چند کتب (3) (مفتی محمد یوسف)
تبصرہ کتب
- 58 -----
مولانا محمد کلیم اللہ

2 مارچ میزبانوں کی ”میزبانی“ کا دن!!

کچھ..... ادارہ

ہمارا معاشرہ آج جس ڈگر پر چل رہا ہے وہ دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ لوگوں میں فرائض واجبات تو کجا بنیادی اسلامی عقائد بھی درست نہیں، ”کلمہ گو“ مسلمان کھلوانے والوں کا ”کلمہ“ بھی درست نہیں۔ بدعات کی دبیز چادروں میں ”سنتِ رسول“ کو چھپایا جا رہا ہے، بے دینی پر ”اسلام خالص“ کا لیبل لگایا جا رہا ہے حلال و حرام، جائز و ناجائز کے فرق کو مٹایا جا رہا ہے ”مذہبی اسکالرز“ کے مغربیت زدہ ذہنوں کی آلائش دین کے نام پر سادہ لوح عوام کے دل و دماغ میں انڈیلی جا رہی ہے۔

اسلام کی بنیادوں کو ہلانے کی کوشش کی جا رہی ہے ایک سرد ”فکری جنگ“ لڑی جا رہی ہے۔ اہل السنۃ والجماعت (جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی قرار دیا ہے) کے اتفاقی اور اجماعی عقائد و مسائل کو عقل نارسا کی کسوٹی پر رکھ کر مشکوک بنانے کی جسارت کی جا رہی ہے۔ ٹیلی ویژن دیکھنے والے اب میری قوم کے بچے و جواں اور مرد و زن اسلامی احکامات (نماز، روزہ، داڑھی، حجاب وغیرہ) کو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے بجائے ”دہشت گردوں“ کے قوانین کا نام دینے لگے ہیں۔ سود کو معیشت کی بنیاد قرار دینے کی باتیں عروج کو پہنچی ہوئی ہیں، زنا اور جنسی خواہشات کی پیاس بجھانے کے لیے ”محبت کے تہوار“ (ویلنٹائن ڈے) منائے جا رہے ہیں۔ نصابِ تعلیم سے اسلامیات اور ملکی جغرافیائی نقوش مٹانے کی سازشیں تیار کی جا چکی ہیں۔ گورنمنٹ کے امتحانی پر جہ جات میں گستاخی صحابہ جیسے گھناؤنے جرائم رونما ہو رہے ہیں۔ عالم اسلام پر ظلم کی وہ داستان رقم کی جا رہی ہے جس سے ہلا کو اور چنگیز بھی

سٹپٹا جائیں۔ اندرون ملک بیرونی سازشیں کار فرما ہیں۔ ایسے حالات میں ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے اسلام اور وطن عزیز کی سالمیت اور بقا کے لیے بھرپور کردار ادا کرنا ہو گا۔ سیاست کے میدان میں حکمران طبقے کو مضبوط لائحہ عمل طے کرنا ہو گا تا جبر برادری ملکی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے جائز اور غیر سودی بزنس کو فروغ دیں کسان طبقہ ملاوٹ اور ڈنڈی مارنے کے جرم سے بچیں۔ الغرض ہر فرد ”ملت کے مقدر کا ستارہ“ بن کر نیک نیتی سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالے گی سے نبھائے۔

علماء برادری چونکہ پوری قوم کی ”معلم“ بلکہ پوری انسانیت کیلئے ”مرہی“ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے سیاست دانوں کو بھی اصول ہائے جہاں بانی سے شناسائی کرانی ہے، تاجر برادری کو سود کے عفریت سے بچا کر منافع بخش کاروبار کی دینی راہنمائی فراہم کرنی ہے۔ کسان برادری کی عشر و غیرہ کے احکام بتلانے ہیں۔ سارے معاشرے کی دینی رہنمائی انہی کے دم قدم سے ہے۔

علماء برادری نے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ بالخصوص راقم اور میرے ساتھ چلنے والی ٹیم نے اصلاح عقائد و مسائل کیلئے خود کو وقف کیا ہوا ہے الحمد للہ پوری دنیا میں اصلاح و عقائد و مسائل کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ ملک و بیرون ملک بیانات، مواعظ، خانقاہی معمولات، کتب، پمفلٹ، رسائل اور مفید اسلامی و مسلکی لٹریچر کی فراوانی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ اسی عزم کی تجدید کیلئے اپنے سال بھر کے میزبانوں کی خود میزبانی کر رہا ہوں۔ مرکز اہل السنۃ والجماعت میں مورخہ 2 مارچ 2014ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا سہ پہر 4 بجے سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ مسلک اہل السنۃ کے فروغ کیلئے اس کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ تمام قارئین سے دامے، درمے سخیے تعاون کی درخواست ہے احباب سمیت تشریف لا کر ہمارے دست بازو بنیں۔ والسلام

سود اور سودی نظام

کھ..... عمر فاروق راشد

پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ امت مسلمہ اس وقت جن بحرانوں کا شکار ہے، ان میں نظام سرمایہ داری کا شکنجہ سرفہرست ہے۔ اہل اسلام کا بچہ بچہ سودی قرض میں جکڑا جا چکا۔ سودی بینکوں نے ایسا جال بچھایا کہ کسی اسلامی ریاست کے پنپنے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ امیر ”امیر تر“ اور غریب ”غریب تر“ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے اس وقت دنیا کی آدھی دولت پر صرف 85 افراد کا قبضہ ہے۔ ایک طرف غریب عوام سے نچوڑے گئے سرمائے سے فلک بوس عمارتیں، افسروں کی شاہ خرچیاں اور ساہوکاروں کی دکان چمک رہی ہے تو دوسری جانب انہی عوام کا فراہم کردہ سرمایہ ان کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ سودی بینک عوام کو 8 فیصد سود دیتے، جبکہ خود 12 فیصد رکھتے ہیں دکان دار سود کو لاگت میں شمار کر کے عوام سے وصول کرتے ہیں پھر مہنگائی کا بے قابو جن ان سے وہ آٹھ فیصد بھی چھین لیتا ہے یوں ایک مفلوج معاشرہ وجود میں آتا ہے ایک ایسا سماج تشکیل پاتا ہے جس کی حالت جاں بلب مریض جیسی ہوتی ہے ساہوکار اور بڑے بڑے سرمایہ دار ہر لمحہ عوام کو موت کے قریب کر رہے ہیں۔

تصویر کے دوسرے رخ میں ہم مسلمان ہیں۔ ہم اسلام کے مثالی، شفاف اور انتہائی منصفانہ نظام معیشت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا کی 90 فیصد تجارت سودی بینکاری پر مبنی ہے۔ پاکستان کے تقریباً 99 فیصد تاجر سود میں مبتلا ہیں۔ اسلامی [غیر سودی] بینکوں کی طرف رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ سود کے معاشی اور اخروی نقصانات سے افسوس ناک حد تک ناواقفیت ہے۔ گزشتہ دنوں اس کا

ایک بدترین مظاہرہ دیکھا گیا۔ وزیر اعظم نے بزنس یو تھ لون اسکیم کا اعلان کیا تو ابتدائی پیشکش میں ہی درخواستوں اور فارموں کا تانتا بندھ گیا۔ سیمیڈا کی ویب سائٹ سے 56 لاکھ 97 ہزار افراد نے اسکیم کے بارے میں معلومات ڈاؤن لوڈ کیں جبکہ سیمیڈا کے ٹیلیفون سنٹر میں 6 ہزار 115 افراد نے فون کر کے معلومات حاصل کیں۔ علاوہ ازیں درخواستیں جمع کروانے والے اور سودی اسکیم کا شرمناک استعمال کرنے والوں کی ایک ہوش ربا تعداد اس کے علاوہ ہے۔ سمجھنے کی بات یہ ہے ان میں سے سودی قرضہ کس کو ملتا ہے اور کس کو نہیں؟ مگر کیا یہ سب لوگ کسی نہ کسی درجے میں سودی معاملے کا حصہ نہیں بن گئے تھے؟

سودی معاملہ کس قدر بھیانک اور ایک مسلمان کی شان سے کتنا بعید تر ہے۔ ذیل کی آیات و احادیث پر ایک نظر ڈالیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سودی معاملات کا حساب کتاب کرنے والے پر اور سودی معاملے میں گواہی دینے پر لعنت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ اور وبال میں یہ سب برابر کے شریک ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی، میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ ایسے تھے جیسے اژدھوں سے بھر پور گھر اور اژدھے پیٹوں سے باہر دکھائی دیتے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ سود خور ہیں۔

(احمد، ابن ماجہ)

سود کی مذمت بیان کرتی ایک ایسی آیت جسے سن کر کسی بھی درد مند پر لرزہ

طاری ہو جائے۔ فرمایا گیا: مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے ذمے باقی ہے، اسے چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ البقرۃ) ایمان کی کمزوری نے کیا دن دکھائے ہیں کہ اللہ پاک کی باتوں پر سے بالکل ہی یقین اٹھ گیا۔ شیطان کی باتوں پر ایسا ایمان لے آئے کہ سو فیصد نقصان دیکھ کر بھی اس سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔“ (سورۃ البقرۃ) یہ بات اٹل ہے کہ سود کی الانش جہاں بھی ہوگی یقیناً نقصان کا باعث ہوگی۔

جیک ویٹا کر ایک معروف بزنس مین تھا۔ اس نے 31 کروڑ ڈالر کی لاٹری جیت لی۔ یہ سود تھا، سو گھٹنا شروع ہو گیا۔ زندگی سے سکون ختم ہوا، بیوی نے طلاق لے لی۔ بے شمار مقدموں میں مطلوب ہوا۔ بالآخر 2007ء میں وہ دنیا سے چل بسا۔ موت کے بعد اس کی بیوی نے کہا: کاش! میں اس ٹکٹ کو پہلے دن ہی پھاڑ ڈالتی۔

ایک اور سود زدے کا احوال جانے۔ لیوک پیٹرڈ، ویلز کا رہائشی تھا۔ اس نے قومی بانڈ اسکیم میں 13 لاکھ پاؤنڈ جیت لیے۔ فضول خرچی کی لت پڑ گئی۔ اپنی ہر خواہش پوری کرنے کے لیے اس نے کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ سود کی رقم جہاں سے آئی تھی، وہیں پہنچ گئی۔ پھر وقت آیا کہ لیوک پیٹرڈ کو ایک میکڈونلڈ کے ٹیبل صاف کر کے پیٹ کی آگ بجھانا پڑی۔

کیا یہ ساری صورت حال آج کے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟ اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک بات یہ ہے کہ آج کے تاجر نے اللہ کے ساتھ اس اعلان جنگ کو ہلکا سمجھ لیا۔ چند فیصد نفع یا نقصان دیکھ کر ڈھیر ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں عروس البلاد کراچی کی ایک بڑی تاجر ایسوسی ایشن کے صدر یہ گلہ کرتے نظر

آئے کہ غیر سودی بینکوں کی طرف ہمارے رجحان نہ کرنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ان کے منافع کے تناسب پر تحفظات ہیں۔ گویا انہیں سود گوارا ہے، سودے میں کمی قابل قبول نہیں۔

اس وقت علما پر بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ سود اور اس کی تباہیوں سے عوام الناس کو آگاہ کریں۔ شعور و آگہی کی کمی نے سود کے عذاب کی گھٹاہم پر طویل کر دی ہے۔ اگر علما اپنے اس منصبی فریضے کو پورا کریں تو یقیناً اہل اسلام اس بڑے بحران سے نجات پا جائیں۔ دوسری جانب خود تاجر برادری ذرا ہٹ کر سوچنے کی کوشش کرے۔ وہ ایک بزنس مین نہیں، ایک مسلمان تاجر کی حیثیت میں سوچنے کی کوشش کرے۔ کیا آپ کو اپنے چند فیصد نفع کے مقابلے میں اللہ سے جنگ سستی لگتی ہے؟ العیاذ باللہ۔ علمائے کرام اور تاجر برادری ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر نکلیں۔ سود، سودی بینکاروں اور عالمی ساہوکاروں کا تعاقب کریں۔ غیر سودی بینکاری کو اختیار کریں۔ اسے فروغ دے کر اسلام کے معاشی نظام کی برکات سے لطف اندوز ہوں۔

واذا مرضت فهو يشفين جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے

دعائے بریکرل سٹور
واں بھچراں

ڈاکٹر عبدالرحمان

ضیاء الرحمن
03074664850
03363725900

D.H.M.S.R.M.P (PAK)
03023538960

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات کا مرکز

نوٹ شوگر کا فری علاج کیا جاتا ہے

مرکز اہل السنّت والجماعت 87 جنونی سرگودھا سے شائع ہونے والے رسائل اور منقلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے آڈیو یو بی ٹاٹا ہم سے طلب کریں

رجسٹریشن نمبر
60587

علماء دیوبند کی دینی خدمات

کھ..... پروفیسر عبدالمتین

اس مختصر مضمون میں مختلف عنوانات کے تحت صرف اکابر علماء دیوبند کی علمی خدمات و باقیات و صالحات کا ایک مختصر و سرسری جائزہ لیا گیا اور کسی بھی عنوان کے تحت جن کتب کا تذکرہ کیا ہے وہ حتمی تعداد نہیں ہے، بلکہ ان اکابر اعلام کی علمی خدمات کا احصاء و احاطہ مجھ جیسے طالب علم کے لیے انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے اور اس پوری بحث کا مقصد یہ ہے کہ ان اکابر اعلام کے معتقدین کو ان اکابر کی قدر و منزلت اور عند اللہ مقبولیت و محبوبیت کا علم ہو جائے، اور ان سے تعصب و عدوت رکھنے والے کو نصیحت ہو جائے، یقیناً ایک صاحب بصیرت ان علمی آثار کی قدر شناسی کرے گا اور جو آدمی علم و بصیرت سے محروم ہے وہ ان علمی آثار کی قدر کیا جانے، اور اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے مردانِ خدا کی زیارت کرو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت و وجاہت رکھتے ہوں، مگر انسانوں میں گمنامی کو پسند کرتے ہوں تو اکابر علماء دیوبند کو جاکر دیکھو، اگر صحف و مجلات اور اخبار و جرائد میں ان کا ذکر نہیں تو نہ ہو ان کا ذکر خیر مخلوق کی زبانوں پر ہے، قلوب صافیہ ان کی گواہی دیتے ہیں، کائنات کے بینات اور عالم کے صحیفے ان کے شاہد ناطق ہیں، ان کی علمی جوہر و باقیات و صالحات کے سبب ان کا ذکر خیر تاقیامت ہو تا رہے گا، اگر اس سے کچھ لوگ جاہل یا بے خبر ہیں تو کچھ افسوس و شکایت نہیں، کیونکہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ زیادہ پائیدار ہے اور اس بیان پر تعجب کیوں ہو جبکہ آفتاب اپنے مطلع سے طلوع ہو چکا اور تمام اقطار ہند اور پوری زمین کے اطراف و اکناف کو منور کر رہا ہے اور اس کے انوار و برکات آفاق و بلاد کو روشن کر

رہے ہیں اور ان شاء اللہ یہ روشنی صفحات ایام پر مسلسل پھیلتی جائے گی۔ پس یہ ہیں اکابر علماء دیوبند اور ان کا علمی مرکز و مقام۔

علماء دیوبند اور سیرت خاتم الانبیاء ﷺ:

سیرت طیبہ اور اس کے مختلف گوشوں پر علماء دیوبند کی تصانیف بے شمار ہیں، جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے بطور مثال چند کتب کا تذکرہ یہاں موجود ہے:

1: نُشْرُ الطَّيِّبِ فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ الْحَبِيبِ، حَكِيمُ الْأُمَمِ مَوْلَانَا الشَّيْخُ اشْرَفُ عَلِي تَهَانَوِي رَحِمَهُ اللَّهُ

نہایت جامع و مختصر و مفید تالیف ہے، جابجا روایات کی تحقیق و تنقید محدثانہ طریق پر کی گئی ہے، بالخصوص واقعہ معراج پر بہت سیر حاصل اور محدثانہ کلام کیا گیا ہے۔

2: اسلام: از مولانا عاشق الہی میرٹھی رَحِمَهُ اللَّهُ سیرت پر ایک جامع اور قدرے مفصل تصنیف ہے، اصل کتاب 4 حصوں میں ہے اور 8 ابواب پر مشتمل ہے۔

3: ماہتاب عرب، از مولانا عاشق الہی میرٹھی رَحِمَهُ اللَّهُ

4: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، از مولانا عبد الرحمن نگرانی رَحِمَهُ اللَّهُ اس کتاب میں موصوف نے ایک منفرد بحث کی ہے، وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک، محمد، کیوں رکھا گیا؟ فاضل مصنف نے پوری عالمانہ تحقیق کے ساتھ اس سوال کا جواب دیا ہے، اور یہ مضمون سیرت کے دیگر کتب میں نہیں ملتا۔

5: عہد نبوت کے ماہ و سال، از حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رَحِمَهُ اللَّهُ

6: خاتم الانبیاء، مفتی شفیع رَحِمَهُ اللَّهُ ایک مختصر مگر جامع تصنیف ہے۔

7: رسول کریم، مولانا حافظ الرحمن سیوہاروی رَحِمَهُ اللَّهُ

8: بلاغ مبین، ایضاً مولانا حافظ الرحمن سیوہاروی رَحِمَهُ اللَّهُ اس میں تقریباً 12 مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کی روایات پر نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ محققانہ

و محدثانہ بحث کی ہے ۔

- 9: تاریخ اسلام، مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ 3 حصوں پر مشتمل ہے ۔
 - 10: رحمت کائنات، مولانا قاضی زاہد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ سیرت پر ایک عظیم کتاب ہے
 - 11: حیات نبویہ، مفتی محمود احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
 - 12: اخلاق النبی، مولانا اشرف علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
 - 13: تجلیات مدینہ، مولانا اعجاز الحق گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 - 14: مختصر سیرت نبویہ، مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
 - 15: النبی الخاتم، مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
 - 16: سیرت المصطفیٰ، مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ 3 حصوں پر مشتمل ہے، سیرت پر بڑی مفصل و مدلل کتاب ہے ۔
 - 17: ہادی عالم، مولانا ولی رازی ابن مفتی اعظم مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ [سیرت کی وہ واحد کتاب ہے جس میں کوئی نقطہ نہیں ہے]
- علماء دیوبند کی تمام تر زندگی کتاب و سنت اور اسلام اور اہل اسلام کی خدمات سے منور و روشن ہے، قرآن مجید کی تعلیم و تدریس ہو یا ترجمہ و تفسیر، طباعت و کتابت ہو یا حفاظت و اشاعت، احادیث رسول کا درس و تدریس ہو یا شرح و حاشیہ، نشر و اشاعت ہو یا نصرت و حمایت، مسائل فقہیہ کی ترویج و تصحیح ہو یا تعلیم و تبلیغ، الغرض ہند و پاک میں خصوصاً اور پورے عالم میں عموماً اسلام اور اہل اسلام کی مذہبی دینی، علمی، تفسیری، حدیثی، تشریحی، فقہی، تبلیغی اصلاحی، اخلاقی، روحانی، سیاسی ان تمام خدمات میں نمایاں بلکہ تمام تر حصہ اکابر علماء دیوبند اور ان کے متعلقین ہی کا ہے، جس کی ادنیٰ سی جھلک گذشتہ سطور میں آپ نے ملاحظہ کی ۔

علماء دیوبند اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت:

علماء دیوبند نے منکرین ختم نبوت کے وساوس و شبہات کی رد میں، جس قدر کتابیں لکھی ہیں، غالباً کسی لُحدانہ تحریک پر اتنی کتابیں و رسائل نہیں لکھیں، ان اکابر نے فتنہ انکار ختم نبوت سے متعلق ہر مسئلہ پر گراں قدر علمی و تحقیقی کتابیں تالیف کر کے امت مسلمہ کی ایمان و اسلام کی حفاظت و صیانت کا بھرپور حق ادا کیا اور منکرین کے تمام وساوس و دجل و فریب کو طشت از بام کیا۔ یہاں چند کتب کا تذکرہ کرتا ہوں۔

- 1: الشہاب، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 2: القادیانی والقدیانیہ، مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ
- 3: ایمان و کفر، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
- 4: القول المحکم، مولانا دریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 5: ائمہ تلبیس، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ
- 6: ایمان کے ڈاکو، ایضاً
- 7: خاتم النبیین، امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 8: اکفار الملحدین، ایضاً
- 9: تحیۃ الاسلام، ایضاً
- 10: ختم النبوة فی القرآن، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
- 11: ختم النبوة فی الحدیث، ایضاً
- 12: ختم النبوة فی الآثار، ایضاً
- 13: ختم نبوت اور بزرگان امت، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ
- 14: ختم نبوت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام، مولانا عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

15: الخطب الملح في تحقيق المهدى والمسيح، مولانا الشيخ اشرف علي تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

16: عقیدۃ الاسلام، امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

17: حیات عیسیٰ علیہ السلام، مولانا ادريس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

18: التنبی القادیانی، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

19: رئیس قادیان، مولانا ابوالقاسم دلاوری رحمۃ اللہ علیہ

20: دین مرزا، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ

21: شرائط نبوت، مولانا ادريس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

22: دعاوی مرزا، ایضاً

23: نزول عیسیٰ، مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

24: مسک الختام فی ختم النبوة خیر الانام، مولانا ادريس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

25: مولانا نوٹوی پر مرزائیوں کا الزام، ایضاً

26: مسلمان کون کافر کون؟ ایضاً

27: مرزا کی آسان پہچان، مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ

28: کفر و اسلام کی حدود، مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

29: اسلام اور مرزائیت، مولانا عتیق الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

30: ترک مرزائیت، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

31: عقیدۃ الامة فی معنی ختم النبوة، از علامہ خالد محمود

32: حقیقت مرزائیت، مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

33: فتنہ قادیانیت، مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

34: اسلام اور مرزائیت، مولانا ادريس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

35: کفریات مرزا، مولانا حافظ نور محمد مظاہری رحمۃ اللہ علیہ

36: مغالطات مرزا، ایضا

37: مسیح علیہ السلام مرزا کی نظر میں، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

38: آئینہ قادیانی، مولانا عبدالرحمن مونگیری رحمۃ اللہ علیہ

39: قادیانیت، مولانا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ

40: علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام، مفتی رفیع عثمانی دامت برکاتہم

41: ہدایۃ المعتدی، مولانا عبدالغنی خان رحمۃ اللہ علیہ

42: لطائف الحکم فی آسرار نزول عیسیٰ ابن مریم، مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

43: مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں، مولانا اسحق سندیلوی

44: آشد العذاب، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ

45: أول السبعین، ایضا

46: صحیفۃ الحق، ایضا

47: ثانی السبعین، ایضا

8: تحفہ قادیانیت، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

49: آلاہ بعین 40 احادیث عقیدہ ختم نبوت پر، مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

50: قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ، مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

چند کتب کا تذکرہ بطور مثال کیا گیا، جو صرف اکابر علماء دیوبند نے تحریر کیں

اور اس باب میں صرف علماء دیوبند کی لکھی ہوئی تمام کتب کا احاطہ بھی دشوار ہے۔

علماء دیوبند اور دفاع ناموس رضی اللہ عنہم:

علماء دیوبند نے اس باب میں بھی ہر اول دستے اور دفاع صحابہ کے صف اول

کے محافظین کا کردار ادا کیا ہے، اس موضوع پر چند گراں قدر علمی و تحقیقی کتب کا تذکرہ کرتا ہوں۔

- 1: ہدیۃ الشیعہ، حضرت الامام مولانا الشیخ محمد قاسم النأوتی رحمۃ اللہ علیہ
 - 2: ہدایۃ الشیعہ، حضرت الامام مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 - 3: مطرۃ الکرامۃ علی مرآۃ الإمامۃ، مولانا الشیخ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
 - 4: ہدایات الرشید الی افہام العنید، مولانا الشیخ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
 - 5: أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، کا اردو ترجمہ مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
 - 6: إزالة الحفاء کا اردو ترجمہ، مولانا لکھنوی رحمہ اللہ 3 جلدوں میں
 - 7: مقالات مختلفہ مقام صحابہ پر، حضرت الامام مولانا الشیخ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
 - 8: كشف التلبیس، 3 جلدوں میں، مولانا ولایت حسین رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ مولانا الشیخ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
 - 9: ارشاد الشیعہ، مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
 - 10: تاریخی دستاویز، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ
- اس موضوع پر لکھی گئی علماء دیوبند کی کتب و رسائل کی تعداد بھی بے شمار ہے مثال کے طور پر چند کا تذکرہ کر دیا۔

علماء دیوبند اور علم حدیث:

علم حدیث میں بھی علماء دیوبند کی بہت سی تالیفات ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے، یہاں مختصر سی تعداد ذکر کرتا ہوں:

- 1: حاشیۃ صحیح البخاری، عربی مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ موصوف کا یہ حاشیہ ایک ضخیم شرح کا حکم رکھتا ہے۔

- 2: بذلُ المجهود فی شرح سنن ابی داود، عربی مولانا الشیخ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
- 5: ضخیم جلدوں میں، اور مصر سے 20 جلدوں میں شائع ہوئی۔
- 3: فتح الملہم فی شرح مسلم، عربی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 4: فیض الباری بشرح صحیح البخاری، عربی امام العصر انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 5: المعروف بالشذی علی جامع الترمذی، عربی مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کا مجموعہ
- 6: الکوکب الدوری علی جامع الترمذی، عربی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- 7: النفع الشذی شرح الترمذی، اردو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- 8: شرح سنن ابی داود، عربی امام العصر کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 9: حاشیہ ابن ماجہ، عربی امام العصر کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 10: أوجز المسالک فی شرح موطا امام مالک، عربی مولانا الشیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 11: التعلیق الصبیح علی مشکاة المصابیح، عربی مولانا ادیس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 12: الآثار، عربی حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
- 13: شرح شمائل ترمذی عربی، اردو، مولانا الشیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 14: التبراس الساری فی أطراف البخاری، عربی مولانا عبدالعزیز پنجابی رحمۃ اللہ علیہ،
- مقیاس الواری، کے نام سے اس پر موصوف کا حاشیہ بھی ہے۔
- 15: حاشیہ نصب الرایۃ للزیلعی، عربی اس کا نام، بُعِثَ الْأَلْحٰی، ہے، علماء دیوبند
- 16: التعلیق المحمود علی سنن ابی داود مولانا فخر الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- 17: حاشیہ الترمذی شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
- 18: شرح تراجم بخاری شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
- 19: الطیب الشذی شرح الترمذی، عربی مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

- 20: معارف السنن شرح الترمذی، عربی محدث العصر مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
- 21: لامع الدراری شرح بخاری، عربی تقریر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ از مولانا الشیخ مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ
- 22: شرح تراجم بخاری، عربی مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 23: شرح کتاب الآثار، عربی، ضخیم جلدوں میں، مولانا مفتی مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ
- 24: تعلیقات علی مصنف عبدالرزاق، عربی 11 ضخیم جلدوں میں، مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
- 25: شرح ترمذی، عربی مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ
- 26: امانی الاخبار فی شرح معانی الآثار، عربی مولانا یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 27: حاشیہ ابن ماجہ، عربی مولانا شفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 28: فضل الباری شرح بخاری شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 29: انوار الحمود علی سنن ابی داود حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 30: تقریرات علی صحیح البخاری مولانا فخر الدین امروہی رحمۃ اللہ علیہ
- 31: خزائن السنن شرح ترمذی مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
- 32: انوار الباری شرح بخاری مولانا احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ علامہ کشمیری
- 33: شرح ابن ماجہ، عربی مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 34: حاشیہ موطا امام مالک، عربی مولانا شفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 35: معارف الترمذی استاذ المحدثین مولانا عبد الرحمن کاپلوری رحمۃ اللہ علیہ
- 36: حمد المتعالی علی تراجم صحیح البخاری، عربی مولانا سید بادشاہ گل رحمۃ اللہ علیہ
- 37: شرح ترمذی، عربی مولانا سید بادشاہ گل رحمۃ اللہ علیہ

- 38: الکلام الحاوی علی الطحاوی مولانا سر فراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
- 39: حاشیہ علی المشکاۃ، عربی مولانا نصیر الدین کابلپوری رحمۃ اللہ علیہ
- 40: شرح ترمذی، عربی مولانا موسیٰ خان روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ
- 41: شرح مشکاۃ مولانا موسیٰ خان روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ
- 42: فضل الباری فی فقہ البخاری مولانا عبدالرؤف ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 43: ترجمان السنۃ مولانا سید بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ
- 44: معارف الحدیث مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 45: حاشیہ سنن النسائی مولانا اشفاق کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم علمی حاشیہ ہے -
- 46: حاشیہ سنن ابوداؤد ایضاً
- 47: علم الحدیث ایضاً
- 48: مصباح الطحاوی مولانا اسعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مظاہر علوم سہارنپور
- 49: منہ الحدیث فی شرح آلفیۃ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 50: مقدمۃ الحدیث ایضاً
- 51: تراجم الاحبار من رجال معانی الآثار، مولانا سید محمد ایوب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
- 52: حاشیہ طحاوی شریف، عربی، ایضاً
- 53: شرح شامل ترمذی مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 54: إعلاء السنن، 22 جلدوں میں، رأس المحدثین وعمدة المحققین مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ عظیم علمی خدمت حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کی اور پھر حضرت کے حکم سے اس کی تکمیل مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کی،

اور اس عظیم علمی کارنامے کا اصل سبب یہ تھا کہ ہندوستان میں جب نام نہاد اہل حدیث فرقہ مذہب احناف کی مخالفت کے لیے پیدا کیا گیا، تو اس نومولود فرقہ نے رات دن ایک کر کے مذہب احناف کے خلاف کام شروع کیا، اور بڑے زور و شور سے یہ تبلیغ شروع کر دی کہ مذہب احناف قرآن و سنت کے خلاف مذہب ہے اور رائے کے اوپر مبنی ہے، لہذا ان لوگوں کے اس کذب و فریب کا پردہ چاک کرنے کیلئے اعلیٰ السنن جیسی عظیم علمی کارنامہ سرانجام دیا گیا، اعلیٰ السنن فقہی ابواب پر مشتمل ہے، کتاب الطہارت سے لے کر کتاب الفرائض تک، احناف کے تمام مسائل و اقوال کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور اس کتاب میں دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب احناف تمام مسائل میں دلائل کے اعتبار سے سب سے قوی ترین مذہب ہے، لہذا اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد، مذہب احناف پر اعتراض کرنے والوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان شاء اللہ قیامت تک دلائل کی روشنی مذہب احناف کو کوئی قرآن و سنت کے خلاف نہیں کہ سکے گا، باقی چند لوگ اگر فقہ حنفی کے خلاف گل افشانی کریں تو اہل علم کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

یہ ان اکابر کا علم حدیث میں علمی مآثر کا مختصر سا جائزہ ہے، اور جن کتابوں کا تذکرہ کیا وہ بھی بہت زیادہ ہیں اور پھر علم حدیث کے ان کتب پر ان علمی و تحقیقی رسائل کا بھی مزید اضافہ کر لیا جائے، جو حدیث کے احاث سے مزین ہیں، مثلاً، ایضاح الأدلہ، أوثق العریٰ أحسن القری، القطف الدانیۃ، اسراء النصح، المصانج، فصل الخطاب، کشف الستر، نیل الفرقین، إلخ اس کے علاوہ بے شمار رسائل احادیث و فقہ کے مختلف موضوعات پر ان اکابر نے تالیف کیے، جن کے صرف نام جمع کرنے کے لیے بھی ایک مستقل کتاب درکار ہے۔

علماء دیوبند اور علم فتاوی :

1: علماء دیوبند میں سے صرف ایک عالم مولانا الشیخ مفتی عزیز الرحمن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف سوالات کے جوابات میں ، 50 پچاس ہزار فتاوی صادر فرمائے جو عزیز الفتاوی کے نام سے شائع ہیں ۔

2: حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی امدادیہ ، امداد المقتسین ، کے نام سے 6 ضخیم جلدوں میں ہیں ۔

3: فتاوی رشیدیہ ، حضرت الامام رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ 3 حصوں میں

4: فتاوی دارالعلوم دیوبند ، مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

5: فتاوی مظاہر علوم

6: کفایت المفتی ؛ مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

7: فتاوی رحیمیہ ؛ مولانا عبد الرحیم لاچپوری رحمۃ اللہ علیہ

8: احسن الفتاوی ؛ مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

9: نظام الفتاوی ؛ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ

10: خیر الفتاوی ؛ مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

11: فتاوی محمودیہ ، مفتی محمود گنگوہی رحمہ اللہ

12: فتاوی عثمانی

13: فتاوی شیخ الاسلام

14: فتاوی مفتی محمود

15: فتاوی بینات

16: فتاوی حقانیہ

17: فتاویٰ احیاء العلوم

18: فتاویٰ عبدالحی

19: فتاویٰ خلیلیہ

20: آپ کے مسائل اور ان کا حل ، از مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ تمام مسائل ضروریہ پر مشتمل ایک مستند اور کامل و شامل مجموعہ ہے، ہر عام و خاص مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے ۔

21: جامع الفتاویٰ:

یہ علماء دیوبند کا میدان فتاویٰ میں علمی خدمات کا ایک مختصر جائزہ تھا، پورا احاطہ اس میدان میں بھی ہمارے بس سے باہر ہے، پھر ان فتاویٰ کے ضمن میں اکثر ایسے مقالات و رسائل بھی لکھے گئے، جو مقالات و مضامین اپنی جگہ کافی تحقیقی اور اہل علم کے لیے مفید ہیں اور ان مقالات کی جمع، ترتیب، نشاندہی، اپنی جگہ ایک محنت طلب کام ہے ۔

علماء دیوبند اور علم ادب

علماء دیوبند نے علم ادب میں بڑی عمدہ اور نافع کتابیں لکھی ہیں ۔

1: شرح حتماسۃ مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ تلخیص حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، یہ بہترین شرح ”فیضی“ کے نام مشہور ہے۔

2: تسہیلُ الدرستہ شرح دیوان حتماسۃ، عربی، اردو، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

3: التبیان شرح دیوان مُتنبی، مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ

4: عطرُ الوردہ شرح القصیدۃ البردۃ، ایضاً [نفس شرح ہے ۔]

- 5: التعليقات على سبع المعلقات، مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ ایضاً۔
 - 6: الارشاد الی بابت سعاد، ایضاً، قصیدہ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کی عجیب شرح ہے۔
 - 7: فتح المعلقات شرح المعلقات، مولانا نظام الدین کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ
 - 8: شرح حماسة، شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ
 - 9: شرح دیوان متنبی، ایضاً شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ
 - 10: شرح نفحة العرب، ایضاً شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ
 - 11: التعليقات شرح المقامات، مولانا نور الحق رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
 - 12: حاشیہ علی المقامات، مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
 - 13: درایۃ المتیقظ علی کفایۃ المتحفظ، بعض فضلاء دیوبند
 - 14: حاشیہ نفحة الیمین، مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
 - 15: حاشیہ مختصر المعانی، شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
- علم ادب میں اکابر علماء دیوبند کی خدمات کا یہ ایک سرسری جائزہ تھا، اس میدان میں بھی ان کی کاوشوں کا احاطہ دشوار ہے۔
- علماء دیوبند اور جدید عصری تقاضے:

علماء دیوبند اور جدید عصری تقاضوں پر دینی کتابیں ان اکابر اعلام کو اللہ تعالیٰ نے اس صدی میں تجدید دین کے لیے منتخب کیا تھا، اس لیے دین حق کا کوئی شعبہ ایسا نہیں، جس میں ان کے قلم مبارک نے جولانی نہ کی ہو، اس موضوع پر بھی علماء دیوبند نے ایک کثیر مواد امت مسلمہ کو دیا، بطور مثال کے چند کتب کا تذکرہ کرتا ہوں۔

1: العقل والنقل، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

2: خوارق عادات، ایضاً شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

- 3: مسئلہ تقدیر، ایضاً شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ
- 4: سائنس اور اسلام، حکیم الامہ رحمۃ اللہ علیہ
- 5: اشاعت اسلام، مولانا حبیب الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 6: اسلامی معاشیات، مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- 7: اسلام کا اقتصادی نظام، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ
- 8: اخلاق اور فلسفہ اخلاق، مولانا سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ ایضاً
- 9: علم الکلام، مولانا دریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 10: آلات جدیدہ، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
- 11: اسلام اور مسئلہ غلامی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- 12: احکام اسلام عقل کی نظر میں، حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
- 13: ترقی اور اسلام، مولانا سید شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ
- 14: سوشلزم اور اسلام، ایضاً
- 15: سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا موازنہ اسلام سے، ایضاً
- 16: کمیونزم اور اسلام، ایضاً
- 17: عالمی مشکلات اور اس کا قرآنی حل، ایضاً
- 18: اسلام دین فطرت ہے، ایضاً
- 19: اسلام عالمگیر مذہب ہے، ایضاً
- 20: تسخیر کائنات اور اسلام، مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
- 21: حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض رسائل
- 22: مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض کتب

عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اردو میں کتاب و سنت اور سیر و تاریخ اسلام کی وسیع تر اشاعت کے لیے فضلاء دارالعلوم دیوبند نے ”ندوة المصنفین“ دہلی کی بنیاد ڈالی، اور ان کی مساعی سے اردو میں جو مفید کتابیں و رسائل شائع ہوئیں، تو اس کا مقابلہ کوئی ایک جماعت بلکہ سب جماعتوں کا دینی مواد ملا کر بھی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، یہ محض مبالغہ پر مبنی ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

علماء دیوبند اور علم فقہ:

سرزمین پاک و ہند میں نوے فیصد مسلمان فقہ حنفی کے مقلد ہیں اور فقہ حنفی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہاد، اور ان کے تلامذہ کے استخراجات اور پھر اصحاب ترجیح کے فیصلوں کے مجموعہ کا نام ہے، ظاہر ہے بڑی جھان بین اور کانٹ جھانٹ اور بحث و تحقیق کے بعد فقہ کا کوئی مسئلہ اصول شریعت کے خلاف باقی نہیں رہ سکتا، مگر اس طریق عمل میں ایک اور پہلو بھی تھا، وہ یہ کہ عمل کرنے والے کی نظر فقہاء وائمہ کی تخریجات و تحقیقات تک محدود رہتی، اور گو وہ اعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کے طریق سے ثابت تھے، لیکن عمل کرنے والوں کا شعور اتباع سنت کی لذت پوری طرح محسوس نہیں کرتا تھا، علماء دیوبند نے اعمال و عبادات کو ان کے مصادر و مراجع کی طرف لوٹایا، احادیث کے دفاتر کھولے رجال کی نئے سرے سے جانچ پڑتال کی، مطالب و معانی میں ابحاث و تحقیقات کیں اور گوان اکابر کو فقہ حنفی کا کوئی مفتی بہ مسئلہ اصول شریعت کے خلاف نہیں ملتا تاہم اس راہ تحقیق نے ایسی فضا پیدا کی کہ پہلے جن مسائل پر کر عمل کیا جاتا تھا، اب وہی نور سنت کی کامل روشنی دینے لگے، اور اب ان اعمال و عبادات میں اتباع سنت کی لذت و روشنی کامل طور پر محسوس ہونے لگی، علماء دیوبند نے اپنی گراں قدر علمی تحقیقات کے ذریعے

نہ صرف پاک و ہند کے احناف کو سنت کا کامل شعور بخشا بلکہ ان کی حدیثی و فقہی تحقیقات نے پورے عالم میں ان کے علوم و معارف کو پھیلا دیا امام محمد رحمہ اللہ امام اعظم رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مدینہ تشریف لے گئے ہوں گئے، امام محمد رحمہ اللہ نے امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے ذوق اجتہاد کا تقابلی مطالعہ کیا، تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہادات کو اصول سنت کے زیادہ قریب پایا، پھر امام محمد رحمہ اللہ نے ان احساسات کی بنا پر ”الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ“ کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کتاب کا ایک نسخہ مدینہ منورہ کے مکتبہ محمودیہ میں اور ایک نسخہ ترکی کے مکتبہ نور عثمانیہ میں تھا، علماء و فضلاء دور دراز صرف اس کتاب کو دیکھنے کے لیے آتے تھے۔

1: شیخ الہند رحمہ اللہ کے شاگرد مولانا مفتی مہدی حسن رحمہ اللہ نے اس کتاب پر تحقیقاتی کام کیا، اور 20 سال میں اس کے مسودے کی تصحیح و تعلیق مکمل کی پوری کتاب 4 جلدوں میں ہے، علماء دیوبند کا یہ ایک عظیم علمی و تاریخی کارنامہ ہے امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب

2: مبسوط جو ظاہر الروایہ میں کتاب الاصل کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کو اس نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، یہ استنبول کے مکتبہ ”فیض اللہ“ میں 6 چھ جلدوں میں موجود تھی۔ دیوبند کے مقتدر عالم مولانا ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ نے اس پر تحقیقاتی کام کیا اور تعلیق لکھی۔ اس طرح وہ کتاب دیوبند کے فیض سے منصف شہود پر آگئی اور بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو گئی جس کو دیکھنے کے لیے ایک ہزار سال سے اہل علم خواہش کر رہے تھے۔ امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب

3: السیر الکبیر

بھی امام عرسخی کی شرح کے ساتھ 4 جلدوں میں شائع ہوئی۔

آٹھویں صدی میں حافظ جمال الدین زلیعی رحمہ اللہ نے علم حدیث کا ایک

بڑا ذخیرہ جمع کیا۔

4: نصب الرایہ کے نام سے، یہ عظیم علمی سرمایہ سالہا سال سے نایاب تھا علماء دیوبند نے نہ صرف اس کو دوبارہ طبع کرایا بلکہ اس پر، بغیۃ الملعی فی تخریج الزلیعی کے نام سے ایک جلیل القدر حاشیہ تحریر فرما کر علماء حدیث پر ایک بڑا احسان فرمایا، یہ کتاب 4 جلدوں میں مصر سے بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی علماء دیوبند کا یہ کارنامہ فقہ حنفی اور علم حدیث کی ایک عظیم خدمت ہے۔

5: شرح نقایہ محدث کبیر ملا علی قاری رحمہ اللہ کی یہ کتاب فقہ و حدیث کا عظیم سرمایہ تھی، مگر زیور طباعت سے آراستہ نہ تھی، دیوبند کے شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ نے ”محمود الروایہ“ کے نام سے اس پر ایک عظیم حاشیہ لکھ کر بڑے اہتمام سے شائع کیا اور یہ کتاب، حلب، شام سے مکمل کتاب کی صورت میں شائع ہوئی۔ علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ کی کتاب

6: زائد الفقیر، پر مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ نے ”المستزاد الحقیق“ کے نام سے عربی میں مفید علمی حاشیہ لکھا۔ شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ نے فقہ حنفی کے مشہور کتاب

7: مختصر قدوری پر بہترین، عربی، حاشیہ لکھا۔ مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ نے فقہ حنفی کی معتبر کتاب

8: کنز الدقائق پر بھی حاشیہ تحریر کیا مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ نے فقہ حنفی کی مشہور ابتدائی کتاب، نُور الایضاح، پر بھی حاشیہ لکھا جو بہت مقبول ہوا اور کئی دفعہ طبع ہوا مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ نے فارسی میں بھی

9: نُورُ الْإِيضاح کا حاشیہ لکھا۔

علم فقہ میں اکابر علماء دیوبند کی علمی خدمات کا یہ ایک سرسری جائزہ تھا، ورنہ اگر تمام علماء دیوبند کی علم فقہ میں علمی خدمات و تحقیقات کو تفصیلاً جمع کیا جائے، تو ہزاروں صفحات پر مشتمل کئی جلدیں تیار ہو جائیں، جو کہ میرے بس کی بات نہیں۔

علماء دیوبند اور ان کے علمی آثار:

علماء دیوبند نے تفسیر قرآن، شرح حدیث، اصول فقہ، فقہ حنفی، فرائض، توحید و عقائد، سیرت و آداب، اور دیگر علوم و فنون میں، نیز فرق باطلہ، عیسائیت، ملاحدہ، دھرتیت، قادیانیت و مرزائیت، شیعہ و روافض، نیز دین متین کی حفاظت، مبتدعین کی رد، اور غیر مقلدین کی بعض سینہ زوریوں کی تردید میں جو کتابیں تالیف کی ہیں ان کی تعداد [میری جستجو کے مطابق] 2 دہزار سے زائد ہیں، جن میں چھوٹے رسائل سے لے کر کئی کئی جلدوں پر مشتمل ضخیم کتابیں شامل ہیں اور یہ مقدار صرف اکابر و مشائخ کی تالیفات کی ہے، دارالعلوم دیوبند کے دیگر فضلاء و منتسبین کی تالیفات مزید برآں ہیں۔ ان تمام کتابوں کی صرف نام کی تفصیل کے لیے بھی ایک مستقل کتاب و دفتر درکار ہے۔

ان اکابر میں سے صرف ایک مصنف حکیم الامت مجدد الملت حضرت الامام اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی تصنیفات ایک ہزار سے زائد ہیں، ان میں سے بعض کتابوں کی دو 2 سے لے کر بارہ 12 تک جلدیں ہیں، یہاں تک کہ حکیم الامت رحمۃ اللہ کثرت تالیفات میں شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ سے بھی فائق ہیں اور اگر میں یہ کہوں تو کوئی مبالغہ نہیں ہو گا کہ حکیم الامت رحمۃ اللہ کی کتابیں اتقان و تحقیق میں شیخ سیوطی رحمۃ اللہ کی کتابوں سے بھی فائق ہیں، ہاں شیخ سیوطی رحمۃ اللہ کی وسعت

معلومات اور حیرت افزا تجربہ بھی مُسلم ہے، اور حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں اردو اور عربی دونوں میں ہیں، پھر ان تالیفات کے علاوہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے وہ مواظ و ملفوظات بھی ہیں جن میں بہت سے علوم و معارف اور بلند پایہ تحقیقات ہیں اب میں صرف اکابر علماء دیوبند کی کتب کا اجمالی تذکرہ کرتا ہوں۔

علماء دیوبند اور تفسیر قرآن

- 1: ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ، بزبان اردو، اس پر عجیب و غریب فوائد تحریر کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا مگر بوجہ اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔
- 2: تکملہ فوائد شیخ الہند، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ سے آخر قرآن تک۔
- 3: تفسیر بیان القرآن 12 حصص، از حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ، نفائس جلیلہ و فوائد قیمہ پر مشتمل ہے۔
- 4: خلاصہ تفسیر بیان القرآن، حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
- 5: فتح المٹان فی تفسیر القرآن، مولانا عبدالحق دہلوی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ آٹھ 8 ضخیم جلدوں میں یہ تفسیر اردو، عربی، دونوں پر مشتمل ہے۔
- 6: البیان فی علوم القرآن، یہ بھی مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی عمدہ کتاب ہے۔
- 7: ترجمہ مولانا عاشق الہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، مع فوائد تفسیریہ، اردو میں۔
- 8: مُشکلات القرآن، امام العصر حضرت العلامة انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 9: اعجاز القرآن، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 10: حاشیہ تفسیر البیضاوی، عربی کامل، مولانا عبد الرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ
- 11: حاشیہ تفسیر الجلالین، مولانا حبیب الرحمن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

- 12: سبق الغایات فی نسق الآیات ، عربی، حکیم الامہ رحمۃ اللہ
- 13: معارف القرآن ، 8 آٹھ ضخیم جلدوں میں ، مفتی اعظم مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ
- 14: تفسیر معارف القرآن ، مولانا دریس کاندھلوی رحمۃ اللہ
- 15: مقدمہ تفسیر القرآن ، محدث العصر مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ
- 16: رسالہ اسرار قرآنی ، اردو، قاسم العلوم مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ یہ رسالہ آیات قبلہ کے اسرار میں ہے ۔
- 17: تقریرات متعلقہ تفسیر قرآن، مولانا عبید اللہ سندھی دیوبندی رحمۃ اللہ ان کے بعض شاگردوں نے قلم بند کی ہے ۔
- 18: حاشیہ تفسیر مدارک، فاتحہ تابقرہ، بعض علماء دیوبند
- 19: فوائد تفسیریہ ، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ
- 20: ہدیہ المہدیین فی تفسیر آیہ خاتم النبیین، مولانا مفتی شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ
- 21: عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام ، امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ اس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ آیات کی تفصیلی شرح ہے۔
- 22: مقدمہ تفسیر القرآن ، عربی، مولانا سالم دیوبندی رحمۃ اللہ
- 23: درس تفسیر قرآن ، اردو مولانا حسین علی رح تلمیذ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ
- 24: معالم العرفان فی دروس القرآن ، مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمۃ اللہ
- 25: ضرورة القرآن ، مولانا زاہد الحسینی رحمۃ اللہ
- 26: اشرف البیان فی علوم الحدیث والقرآن ، حکیم الامہ رحمۃ اللہ
- 27: آداب القرآن ، حکیم الامہ رحمۃ اللہ

- 28: التحریر فی اصول التفسیر، مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 29: منازل العرفان فی علوم القرآن، مولانا مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 30: قصص القرآن 4 چار جلد، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 31: یتیمہ القرآن فی مشکلات القرآن، مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
- 32: تفسیر جلالین، اردو، مولانا محمد نعیم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ
- 33: اردو ترجمہ تفسیر مدارک التنزیل، مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- 34: اردو ترجمہ، تفسیر ابن کثیر، مولانا نظر شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- 35: درس قرآن مع اردو ترجمہ، مولانا عبدالحی فاروقی فاضل دیوبند
- 36: تاریخ القرآن، عربی، مولانا عبد الصمد صارم فاضل دیوبند
- 37: درس قرآن، حافظ الحدیث والقرآن، مولانا عبد اللہ درخوasti رحمۃ اللہ علیہ
- 38: ارض القرآن، مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ
- 39: کشف الرحمن، مولانا احمد سعید دھلوی رحمۃ اللہ علیہ اس تفسیر پر مقدمہ قاری طیب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔
- 40: معارف القرآن، تعلیم القرآن، مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
- 41: لغات القرآن، قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
- 42: تذکرۃ المفسرین، قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
- 43: علوم القرآن، مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ
- 44: معالم التنزیل، مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

45: احکام القرآن، مفردات القرآن، مشکلات القرآن مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

46: شرح تفسیر بیضاوی، از مولانا دریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

47: ذخیرۃ الجنان، مولانا سر فراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

48: احسن البیان فیما يتعلق بالقرآن، مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

49: مرآة التفسیر، ایضا

50: مقدمہ تفسیر بیضاوی، ایضا

51: حاشیہ جلالین، عربی، مولانا احتشام الحق کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم سے متعلقہ علماء دیوبند کی تالیفات کا احاطہ بہت ہی دشوار ہے بطور نمونہ چند کا تذکرہ کر دیتا کہ علماء دیوبند کی خدمت دین اور خدمت قرآن کا قدرے اندازہ ہو جائے ورنہ ان کے خدمات کی تفصیل مجھ جیسے طالب علم کے بس کی بات نہیں ہے حاصل یہ کہ یہ جلیل القدر تالیفات ہیں جس کے ذریعے امت کو نفع کثیر پہنچا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک پہنچتا رہے گا۔

یہ علماء دیوبند کی اشاعت و حفاظت دین کا وہ منہ بولتا ثبوت ہے جو آج بھی امت مرحومہ کو دعوت فکر دے رہا ہے کہ گالی گلوچ، تبر ابازی، فرقہ واریت اور کسی کو نیچا دکھانے سے دین کی تبلیغ نہیں ہوتی بلکہ علوم نبوت کو عام کرنے سے اور خدائی احکامات پر عمل کرنے سے دین کی عملی تبلیغ ہوتی ہے۔ یہ صرف تصنیفی میدان کی ایک جھلک تھی ورنہ ہر شعبہ دین میں علمائے دیوبند کا فیض آپ کو نظر آئے گا۔

ان شاء اللہ دوسری قسط میں علم تجوید و قرأت میں علماء دیوبند کے چند تصنیفی کارنامے ذکر کیے جائیں گے۔

----- جاری ہے

حجیتِ حدیث

کھ..... مولانا عبد الرحمن سندھی

امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ”حدیث“ ہے لیکن جب مسلمانوں پر مغربی اقوام کا سیاسی و نظریاتی تسلط بڑھا تو کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بے حد مرعوب ہوا اور قرآن کریم کے اجمال کو سامنے رکھ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق اس کی تشریح شروع کر دی چونکہ حدیث اس باطل نظریہ کے سامنے سد سکندری تھی اس لیے انہوں نے سرے سے حدیث ہی کا انکار کیا اور اصل اسلامی تہذیب و تمدن کے عادلانہ نظام کو توڑ کر اپنے خود ساختہ اسلام پیش کیا۔ منکرین حدیث خواہ کسی گروہ سے متعلق ہوں ان کی مہر تقریر و تحریر ان تین نظریات میں سے کسی ایک کی ترجمانی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

1: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا لہذا تا بعد اری صرف قرآن کی واجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع من حیث الرسول نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر واجب تھی نہ ہم پر واجب ہے نیز قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے حدیث کی چنداں ضرورت نہیں۔

2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے توجہ تھے لیکن صحابہ کے بعد والوں کے لیے حجت نہیں۔

3: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پوری امت مسلمہ کے لیے حجت ہیں لیکن موجودہ احادیث ہمارے پاس قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں اس لیے ہمارے

لیے حجت نہیں۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے عقلی اور نقلی دلائل کی روشنی میں ان متضاد نظریات کو واضح کرتے ہیں:

پہلے نظریے کی تردید:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ - (سورة النساء: 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ کی اطاعت ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو بھی واجب قرار دیا گیا ہے اور یہ بات یاد رہے کہ یہاں اطاعت بحیثیت ”رسول“ ہونے کے ہے نہ کہ بحیثیت ”حاکم“ ہونے کے۔ کیونکہ اسی آیت مبارکہ میں آگے عام مسلمان حاکم کے لیے اولی الامر منکم کے الگ الفاظ وارد ہیں۔

اطاعت بوجہ رسالت... ایک علمی ضابطہ:

اسی طرح یہاں اطیعوا الرسول کا جملہ استعمال کیا گیا ہے اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اب کسی اسم مشتق پر کوئی حکم لگایا جائے تو مادہ اشتقاق اس حکم کی علت اور مدار ہوتا ہے جیسے اکرم العالم عالم کی عزت کرو، اکرام کی علت علم ہے، اسی طرح اطیعوا الرسول میں اطاعت کی علت رسالت ہے نہ کہ حاکمیت۔

2: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ الْوَاحِيَا وَمَنْ وَرَائِي حُجَابٌ أَوْ يَرْسُلَ رَسُولًا

(سورة الشوری 51)

ترجمہ: اور کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ اس سے (رو برو) بات کرے سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعے ہو یا کسی پر دے کے پیچھے سے یا پھر وہ کوئی پیغام

لانے والا فرشتہ بھیج دے۔

اس آیت کریمہ میں رسولوں کو پیغام بھیجنے کا طریقہ بیان فرماتے ہوئے
یہاں رسول فرشتے کے بھیجنے کے علاوہ وحی سے ایک الگ وحی کی قسم بیان کی گئی ہے
اور وہ یہی وحی غیر متلو ہے جس کو ”حدیث“ کہا جاتا ہے۔

3: ما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا لنعلم من يتبع الرسول ممن
ينقلب على عقبيه۔ (سورة البقرة 143)

ترجمہ: جس قبلہ پر تم نے پہلے تھے اسے ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ صرف یہ
دیکھنے کے لیے مقرر کیا تھا کہ کون رسول کا حکم مانتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے
اس آیت کریمہ میں القبلة سے مراد بیت المقدس ہے اور اللہ رب
العزت نے جعلنا کے لفظ سے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کی نسبت
اپنی طرف کی ہے حالانکہ پورے قرآن کریم میں کہیں بھی بیت المقدس کی طرف منہ
کرنے کا حکم موجود نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث [وحی غیر متلو] کے ذریعے ہی تھا اور
اللہ رب العزت نے اسے اپنی طرف نسبت فرما کر یہ واضح فرمادیا کہ وحی متلو [قرآن]
کی طرح وحی غیر متلو [حدیث] بھی واجب العمل ہے اسی طرح اور بھی بہت ساری
آیات ہیں جس سے منکرین حدیث کے اس نظریہ کی تردید ہوتی ہیں مزید برآں نقلی
دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے بھی [منکرین حدیث کے اس] نظریہ کی تردید
کی جاسکتی ہے۔

عقلی دلیل:

مشرکین عرب کی یہ خواہش تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بھیجنے کے بجائے براہ راست ہم پر اتارا جائے حتیٰ

تَنْزِلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرُؤُہ۔ (سورۃ بنی اسرائیل 93)

ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک تم ہم پر ایسی کتاب نازل کر دو جسے ہم پڑھ سکیں۔ لیکن اللہ نے یہ طریقہ اختیار نہیں فرمایا بلکہ رسول کے واسطے قرآن کو بھیجا اس لیے کہ تنہا کتاب بغیر ایسے معلم کے جو اس کے معانی کو متعین کر دے اور خود اس کا نمونہ بن کر آئے کسی قوم کی اصلاح کے لیے کافی نہیں ہو سکتی۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس معلم کے قول و فعل کو واجب الاتباع نہ سمجھا جائے۔

دوسرے نظریے کی تردید:

اس نظریہ کے مطابق احادیث صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے حجت تھیں لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد والوں کے لیے حجت نہیں یہ نظریہ باطل ہے: معاذ اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صرف صحابہ کے زمانے تک مخصوص تھی اس سے ختم نبوت کا بھی انکار لازم آتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں بہت سارے مقامات پر اس کی تردید ہوتی ہے۔

1: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (سورۃ الاعراف 158)
ترجمہ: اے رسول! ان سے کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

2: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا۔ (سورۃ سبأ 28)
ترجمہ: اے پیغمبر! ہم نے آپ کو سارے ہی انسانوں کے لیے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوش خبری بھی سنائے اور خبردار بھی کرے۔

3: تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ (سورۃ الفرقان 1)
(سورۃ الفرقان 1)

ترجمہ: بڑی شان ہے اس ذات کی جس نے اپنے بندے پر حق و باطل کا فیصلہ کر دینے والی کتاب نازل کی تاکہ وہ دنیا جہاں کے لوگوں کو خبردار کر دے۔

عقلی دلیل:

جب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قرآن کو سمجھنے کے لیے تعلیم رسول کی ضرورت ہے تو پھر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ صحابہ کو تو تعلیم کی ضرورت ہو اور بعد والوں کو نہ ہو۔ حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا تھا اسباب نزول سے پوری طرح واقف تھے اور بعد والے ان چیزوں سے محروم ہیں اور یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت رسول واجب تھی نہ کہ بحیثیت حاکم تو بعد والوں کے لیے تو اور بھی زیادہ طور پر واجب ہونی چاہیے۔

تیسرے نظریے کی تردید:

یہ نظریہ کہ احادیث حجت ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں لہذا ہمارے لیے حجت نہیں بھی، یہ نظریہ بھی باطل ہے۔

کیونکہ قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث پہنچی ہے اب اگر یہ واسطے ناقابل اعتماد ہیں تو پھر قرآن سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے قرآن کی حفاظت کا ذمہ ہونے کی وجہ قرآن کو حجت مانا ہے۔

انانحن نزلنا الذکر وانا لہ لحاظون۔ (سورۃ الحجر 9)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ یہ ذکر [قرآن] ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

تو پھر علماء اصولیین کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن؛ الفاظ اور معانی دونوں کا نام

ہے اس لیے اس آیت میں الفاظ قرآن اور معانی قرآن دونوں کی حفاظت کا ذمہ بیان کیا گیا ہے اور معانی قرآن کی تعلیم ”حدیث“ میں ہوتی ہے۔ لہذا جس طرح قرآن حجت ہے اسی طرح حدیث بھی حجت ہے۔

قارئین کرام! ہم نے مختصر چند دلائل آپ کے سامنے ذکر کر دیے ہیں جن سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جس طرح قرآن حجت ہے اسی طرح حدیث بھی حجت ہے کیونکہ قرآن اجمال ہے حدیث اس کی تفصیل ہے جب تفصیلات کو ماننے سے انکار کر دیا جائے تو اجمال کیسے سمجھ آ سکتا ہے۔ اس پر فتن دور میں فرقہ واریت کی بنیاد ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روگردانی کرنا ہے۔ آج کے دور میں ہدایت کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی عقائد اور اساسیات کو تسلیم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ منکرین حدیث کو سمجھ عطا فرمائے اور ان کے شرور سے پوری امت کو محفوظ فرمائے۔

آئیں

دیکھیں

پڑھیں

خریدیں

قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کا عالمی ادارہ

دارالانجیان

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ کی تمام تالیفات،
مدل بیانات، آڈیو ویڈیو سی ڈیز، میموری کارڈز اور مسلک
اہل السنۃ والجماعۃ کے نامور مصنفین اور محققین کی تصانیف کا مرکز



شاپ نمبر 4 گلشن اردو بازار موتی محل گلشن اقبال، کراچی

0334-2028787

ذکر بالجہر..... ایک مغالطہ کی وضاحت

محمد اشفاق ندیم

کتب حدیث میں کئی احادیث ذکر اللہ کی فضیلت پر موجود ہیں۔ جو ذکر اللہ کی دونوں اقسام ذکر بالسر [آہستہ آواز سے]، ذکر بالجہر [بلند آواز سے ذکر کرنے] کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ کئی احادیث ذکر سری اور کئی روایات ذکر جہری کی فضیلت اور اہمیت کو الگ الگ بیان کرتی ہیں۔ اس لیے ذکر اللہ کی دونوں صورتیں جائز اور اپنے مقام پر فضائل کی حامل ہیں۔

جس طرح ذکر اللہ کی دونوں صورتوں میں تضاد نہیں اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی کوئی تضاد نہیں مگر بعض حضرات کی طرف سے سری کی فضیلت میں وارد روایات کو ذکر بالجہر کی تردید میں پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات انصاف سے بعید اور محض مغالطہ ہے۔ صلحائے امت نے ہمیشہ ایسے مغالطوں کی تردید فرمائی ہے یہاں وضاحت کے لیے اکابرین امت کے چند ارشادات نقل کئے جاتے ہیں:

1 علامہ رملی رحمہ اللہ (م 1081ھ) فرماتے ہیں: وہناك احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینہما بأن ذالك یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال کما جمع بین الاحادیث الطالبۃ الجہر بالقراءۃ والطالبۃ لاسرارہا۔

(فتاویٰ خیر یہ بہامش تنقیح الحامدہ ج 2 ص 281)

ترجمہ: اور یہاں (ذکر کے مسئلہ پر جہر کے علاوہ ایسی) احادیث بھی ہیں جو ذکر سری کی مقتضی ہیں ان دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اشخاص اور احوال کے اختلاف کی بنا پر ہیں جس طرح ان احادیث میں تطبیق کی جاتی ہے جو قرآن کریم کی

جہری اور سری قرات کی مقتضی ہیں۔

2 علامہ سید احمد طحطاوی رحمہ اللہ (م 1250ھ) فرماتے ہیں: وجع بین الاحادیث الواردة بأن ذالك يختلف بحسب الاشخاص والاحوال فمتى خاف الرياء وتأذى به احد وكان الاسرار افضل ومتى فقد ما ذكر كان الجهر افضل۔

(حاشیہ طحطاوی علی مرقی الفلاح شرح نور الایضاح ص 318 قدیمی کتب خانہ)
ترجمہ: ذکر سری اور جہری کے متعلق احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اختلاف اشخاص و احوال کے اعتبار سے ہے۔ پس جب ریاء یا کسی کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو سر بہتر ہے اور جب یہ نہ ہو تو جہر بہتر ہے۔

3 علامہ محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی رحمہ اللہ المعروف علامہ شامی (م 1252ھ) فرماتے ہیں: جاء في الحديث ما اقتضى طلب الجهر به نحو، وان ذكرني في ملاءٍ ذكرته في ملاءٍ خير منهم، رواه الشيخان وهناك احايث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بأن ذالك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذلك بين احاديث الجهر والاختفاء بالقراءة، ولا يعارض ذالك حديث، خير الذكر الخفي، لانه حيث خيف الرياء وتأذى المصلين والنيام فان خلاهما ذكر، فقال بعض اهل العلم ان الجهر افضل لانه اكثر عملاً ولتعدى فائده الى السامعين ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرده النوم ويزيد النشاط۔

(رد المحتار المعروف بہ فتاویٰ شامی ج 1 ص 660)

ترجمہ: حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے کہ جس سے ذکر میں جہر کا تقاضا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے اگر بندہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس جماعت سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں (بخاری و مسلم) اور ذکر کے مسئلہ میں

ایسی احادیث بھی ہیں جو ذکر میں آہستگی کا تقاضا کرتی ہیں اب ان دونوں قسموں کی روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اختلاف روایت اشخاص اور احوال کے اعتبار سے ہے اس اختلاف میں اس طرح تطبیق کی گئی ہے جس طرح قرآن مجید کی قراءت جہری اور سری دونوں پر روایات موجود ہیں۔ یہاں پر حدیث ذکر بالسر بہتر ہے، ذکر بالجہر کے معارض نہ ہوگی، اس لیے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ریاکاندیشہ نہ ہو اور کسی نمازی یا سونے والے کو تکلیف نہ ہو جب یہ چیزیں نہ ہوں تو اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جہر بہتر ہے اس لیے کہ ذکر بالجہر عملاً بہت زیادہ ہے اس کا فائدہ متعدی ہے (ذکر کرنے والے کے ساتھ سننے والوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے) ذکر کے قلب کو بیدار رکھتا ہے اور اس کے خیالات کو (ایک) فکر پر جمع کر لیتا ہے اس کے کانوں کو ذکر کی طرف پھیر دیتا ہے۔ ذکر بالجہر سے نیند اور سستی دور ہوتی ہے اور (اللہ تعالیٰ کی محبت کی) تازگی زیادہ ہوتی ہے۔

4 مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (م 1176ھ) فرماتے ہیں: والمراد بهذا الجهر هو غير المفطر فلا منافاة بينه وبين ما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال: اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصماً ولا غائباً (الحديث) (قول جمیل مع ترجمہ شفاء العلیل ص 50)

ترجمہ: اس جہر (جو اوراد قادریہ میں تعلیم کیا گیا ہے) سے مراد جہر غیر مفطر ہے۔ (جس میں چیخنا چلانا نہ ہو) اس ذکر بالجہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جہر سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: اپنے آپ کو آرام پہنچاؤ بیشک تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں سنارہے۔ اس میں کوئی منافات اور تضاد نہیں ہے۔

5 مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ (م 1396ھ) روایات ذکر

بالجہر اور ذکر بالسر میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روایات ذکر بالجہر کے متعلق بظاہر متعارض ہیں اور یہی سبب بنا علماء و مشائخ کے اختلاف کا اور اہل تحقیق نے روایات مختلفہ کی تطبیق اس طرح فرمائی ہے کہ اگر ریا کا اندیشہ ہو ہو یا سونے والوں کے آرام میں خلل یا نمازیوں کی تشویش کا سبب ہو تو ذکر جہری ممنوع ہے اور روایات منع ایسے ہی مواقع پر محمول ہیں اور جس میں ذکر جہری کو بدعت کہا ہے وہ بھی مطلق نہیں بلکہ خاص قسم کے التزامات کے ساتھ ہو تو وہ بدعت ہے۔ مطلق ذکر بالجہر کو بدعت کہنے کا کوئی معنی نہیں جب کہ روایات صحیحہ میں اس کا جواز و استحسان ثابت ہے۔ جیسے حدیث ”وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم“ (الحدیث) اور جب ذکر بالجہر ان عوامل، ریاء، تشویش مصلین، اور ناامین وغیرہ سے خالی ہو تو وہ جائز ہے اور نصوص جواز اسی صورت پر محمول ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج 2 ص 249)

مذکورہ تفصیل سے واضح ہو گیا کہ جس روایت میں ذکر بالجہر کا تذکرہ ہے اس کی بنیاد پر ذکر خفی اور جس روایات میں ذکر خفی کا تذکرہ ہے اس کی بنیاد پر ذکر جہری کو ناجائز یا منع نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ دونوں صورتیں اپنے اپنے حالات اور مواقع پر محمول ہیں اسی طرح ایسے مواقع پر کسی ایک جانب کو لے دوسری جانب کو بالکل برا کہنا جیسا کہ ذکر خفی کی روایات کی بنیاد پر ذکر کا بالجہر کو بدعت، مکروہ اور ناجائز وغیرہ کہنا درست نہیں۔ کتب حدیث و فقہ میں بے شمار مواقع پر متعارض احادیث اور آثار میں اختلاف احوال و اشخاص کو بنیاد بنا کر تطبیق دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بطور نظیر کے علامہ رملی رحمہ اللہ اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے قرأت قرآن مجید کے مسئلہ کو پیش فرمایا ہے، اسی طرح تطبیق کی یہ صورت یہاں بھی ممکن ہے۔ اس لیے اسے اختیار کرنے کی بجائے ایک ثابت شدہ عمل کا انکار تو انکار حدیث کی بنیاد ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک

..... مولانا عاطف معاویہ حفظہ اللہ

تذکرۃ الفقہاء:

عالم کوفہ سیدنا اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

مراد پیغمبر صحابی رسول سیدنا عمر بن خطاب اور فقہیہ کوفہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے تلامذہ میں سے جن تابعین کو فقہ اسلامی کا وافر حصہ نصیب ہوا ان میں ایک روشن نام سیدنا اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ہے۔ آپ نے بے شمار صحابہ کرام کی زیارت کی اور ان سے حدیث وفقہ والی نعمت حاصل کی۔ ان صحابہ میں جانشین پیغمبر سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، رازدان رسول سیدنا حذیفہ، مؤذن رسول سیدنا بلال، ام المؤمنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو چکی تھی بلکہ بقول حافظ ابن اثیر جزیری رحمہ اللہ حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کلمہ پڑھ کر مسلمان بھی ہو چکے تھے۔ لیکن دیدار مصطفیٰ وصحبت پیغمبر مقدر میں نہ تھی اس لیے آپ کا شمار صحابہ کی بجائے کبار تابعین میں ہوتا ہے۔

(اسد الغابہ ج 1 ص 135)

فقہاء کا خاندان:

علم و عمل میں آپ کا خاندان ایک مثالی مقام رکھتا ہے۔ کوفہ میں حضرت اسود بن یزید کے خاندان کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان میں کئی ایک نامور فقہاء محدثین اور زاہد و عابد ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ خود بہت بڑے محدث و فقہیہ ہیں، آپ کے بھائی حضرت عبد الرحمان بن یزید رحمہ اللہ فقہیہ آپ کے بیٹے عبد الرحمان بن اسود اپنے وقت کے مشہور فقہیہ تھے۔ آپ کے چچا جان سیدنا علقمہ بن قیس تابعین میں

صف اول کے فقیہ ہیں اور اپنے دور کے مایہ ناز مجتہد و فقیہ حضرت امام ابراہیم نخعی آپ کے بھانجے ہیں۔

اور عمل میں بھی یہ حالت تھی کہ آپ دنیا سے بالکل بے رغبت ہو کر خوب خوب عبادت فرماتے مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ کبھی کبھی امام علقمہ رحمہ اللہ ان کو فرماتے تھے ”ما تعذب هذا الجسد“ اپنی جان پر رحم کرو اس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہو۔ (الطبقات ج 6 ص 71)

اور آپ کے بیٹے حضرت عبدالرحمان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ سات سو رکعات نوافل روزانہ ادا فرماتے تھے۔ (تہذیب الاسماء واللغات ج 1 ص 168)

اور خود ان کی اپنی عبادت کا یہ عالم تھا کہ بڑی سختی کے ساتھ حج کی پابندی کرتے بلکہ بقول امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اگر کوئی مال دار حج ادا کیے بغیر فوت ہو جاتا تو آپ اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

اکابرین امت کی نظر میں:

آپ خود صحابی نہیں تھے لیکن صحابہ کرام آپ سے بے حد پیار کرتے تھے، چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”ما بال عراق رجل اکرم علی من الاسود“ (الطبقات لابن سعد ج 6 ص 71)

اہل عراق میں سب سے زیادہ معزز اسود ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت عبدالرحمان فرماتے ہیں میں جب امی عائشہ کے پاس جاتا تو وہ مجھ سے میرے والد کی خیر خیریت دریافت کرتیں۔ (الطبقات لابن سعد ج 6 ص 289)

اس کے علاوہ کتب اسماء الرجال میں آپ کی مدح و ثناء، علم حدیث و فقہ میں آپ کا مقام بڑی صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

1: حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ آپ کی علمی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: وهو نظير مسروق في الجلالة والعلم والثقة۔ (سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 50)

آپ جلالت شان رفعت علم اور ثقاہت میں مشہور فقہیہ حضرت مسروق رحمہ اللہ کے پایہ کے آدمی ہیں۔ نیز یہ بھی فرماتے ہیں ”فهؤلاء اهل بيت من رؤس العلم والعمل“ (سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 50)

حضرت اسود اور آپ کا گھرانہ علم و عمل کا پہاڑ ہیں نیز حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو عالم و فقہیہ کوفہ بھی فرمایا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 41)

2: امام شافعی رحمہ اللہ کے مایہ ناز مقلد مشہور محدث حضرت امام ابو زکریا النووی رحمہ اللہ شارح مسلم آپ کے متعلق فرماتے ہیں ”واتفقوا على توثيقه وجلالته“ (تہذیب الاسماء واللغات ج 1 ص 168)

علماء امت آپ کی جلالت شان اور ثقاہت پر متفق ہیں۔

3: امام ابو الحسن احمد بن عبید المعروف امام عجمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”كان من

أصحاب عبد الله الذين يقرءون ويعبدون حتى ذهب عينه من الصوم۔“

(معرفۃ الثقات ج 1 ص 229)

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جن تلامذہ نے علم قرات اور علم فقہ میں کمال درجہ کی مہارت حاصل کی اور جو لوگوں کو مسائل بتایا کرتے تھے ان میں ایک نام اسود کا بھی ہے اور یہ اسود بہت زیادہ عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔

4: امام ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے کئی ایک صفات بیان کر کے آپ کا تذکرہ

کیا ہے، فرماتے ہیں: ”القاری القوام الساری الصوام الفقہ الاثیر الفقیر
الاسیر الاسود بن یزید النخعی“ (حلیۃ الاولیاء ج 2 ص 102)

آپ مہر قاری، مسلسل روزہ دار، بہت بڑے فقیہ اور دنیا سے بے رغبت تھے۔
5: سینکڑوں صحابہ کی زیارت سے مشرف ہونے والے مشہور محدث امام شعبی
رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل بیت خلقوا للجنة علقمہ، والاسود وعبدالرحمان۔

(حلیۃ الاولیاء ج 2 ص 103)

حضرت اسود اور آپ کے خاندان کے علم و عمل کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ
خدا نے ان کو جنت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

اساطین امت کی ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا اسود رحمہ اللہ
اور آپ کا خاندان علم و عمل کے لحاظ سے ایک بلند مقام پر فائز تھا۔ (جاری ہے)

حج و عمرہ سروس
گورنمنٹ لائسنس نمبر
LHR-4005



ورلڈ وائے سرکولر ٹیلیویژن

نمایاں خصوصیات

تمام ایئر لائنز کی اندرون
اور بیرون ممالک کیلئے
ٹکٹ کنفرم کروائیں

عمرہ کی بکنگ
جاری ہے

چیف ایگزیکٹو

قاری ضیاء اللہ عثمانی

خصوصی پیشکش ویزہ اور ٹکٹ
کنفرم ہونے کے
بعد رقم وصول کی جائے گی

فیصل پلازہ گلبرگ چوک میانوالی شہر

آفس

0300-6025553/0321-6350553/0459-236553

فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ

..... متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث قطب العصر مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”فضائل اعمال“ میں صوفیاء کرام کے چند واقعات بھی نقل فرمائے ہیں۔ جن پر اعتراض کرنے والوں نے بہت واہی تباہی مچائی ہے۔ انہوں [اعتراضات کرنے والوں] نے صوفیاء کرام رحمہم اللہ کو آج کل کے جعلی پیروں اور عاملوں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے جہاں غلط بیانی سے کام لیا وہاں وہ تصوف کو قرآن و سنت سے متصادم اور متوازی ایک دین تصور کر بیٹھے ہیں۔ اس غلط فہمی کا نتیجہ بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بھی محفوظ نہیں رہتی۔ ہم ان شاء اللہ قدرے تفصیل اور دلائل کے ساتھ اس پر ایک اصولی بحث پیش کرنے لگے ہیں۔

★ تصوف کی تعریف۔

★ تصوف کا ثبوت۔

★ تصوف کی ضرورت۔

★ ترک تصوف کے نقصانات۔

★ افعال تصوف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو۔

★ بیعت کی شرعی حیثیت۔

★ خانقاہوں کا وجود اور ان کی اہمیت۔

★ تصوف اور انسان کی عملی زندگی۔

تصوف کی تعریف:

تصوف کی تعریف میں امت محمدیہ کے نامور مشائخ عظام رحمہم اللہ نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق مختلف مقامات پر اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔ ”شیخ ابراہیم بن مولد رقی رحمہ اللہ“ نے اپنی کتاب میں تقریباً ایک سو سے زائد اقوال جمع کیے ہیں جبکہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ [چھٹی صدی ہجری میں ان کی وفات ہوئی ہے] نے ”عوارف المعارف“ میں ان اقوال کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز بتلائی ہے۔

کشف المحجوب کا حوالہ:

حضرت ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمہ اللہ [غالباً ان کی وفات پانچویں صدی ہجری میں ہے] اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب میں حضرت مرتعش رحمہ اللہ کے حوالے سے تصوف کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

التصوف حسن الخلق۔ تصوف حسن خلق کا نام ہے۔ خصائل حمیدہ تین قسم کے ہیں۔ پہلی: یہ کہ اوامر الہیہ ادا کرنے میں کسی قسم کا ریا اور دکھاوانہ ہو اور اپنے رب کی رضامندی کی طلب میں اس کے حقوق کی ادائیگی کا مکمل خیال کیا جائے۔

دوسری: عوام کے ساتھ نیک خصلت ہو بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم اور ہر معاملہ میں انصاف پسند ہو اس میں کسی قسم کا معاوضہ حاصل کرنا مطلوب نہ ہو۔

تیسری: اپنے آپ کو شیطانی خواہشات سے بچاتا رہے اور ہر طرح کی حرص اور [بری] خواہش نفسانی سے خود بچائے۔

دوسرے مقام پر سید علی بن عثمان ہجویری رحمہ اللہ؛ حضرت ابو علی قزوینی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: التصوف هو الاخلاق الرضیة۔ تصوف ایسے اخلاق اور خصلت کا نام ہے جس سے بندہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے رب کی

رضامیں راضی رہے۔

عوارف المعارف کا حوالہ:

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”صوفی وہ ہے جو ہمیشہ تزکیہ نفس کرتا رہے اور اپنے قلب کو نفسانی آلائشوں سے صاف کر کے ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورتوں سے پاک و صاف رکھے چونکہ وہ ہر وقت اپنے مولیٰ کے سامنے سر نیاز خم کرتا رہتا ہے اس لیے اس کی یہ نیاز مندی اس کا دل صاف کر کے کدورتوں کو دور کرتی ہے۔“ (عوارف المعارف)

مکتوبات صدی کا حوالہ:

شیخ احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ [م 782ھ] نے ”مکتوبات صدی“ میں تصوف اور طریقت کی جو عام فہم تعریف کی ہے، وہ نقل کرتے ہیں:

”طریقت کی راہ بھی شریعت ہی سے نکلتی ہے شریعت میں توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، طہارت اور دوسرے احکام کا ذکر ہے، طریقت کہتی ہے کہ ان معاملات کی حقیقت دریافت کرو اپنے اعمال کو قلبی صفائی سے آراستہ کرو، اخلاق کو نفسیاتی کدورتوں سے پاک کرو۔ ظاہری تہذیب سے جس کو تعلق ہے وہ شریعت ہے اور تزکیہ باطنی سے جس کو لگاؤ ہے وہ طریقت ہے۔ کپڑے دھو کر پاک کرنا کہ اس سے نماز پڑھی جاسکے فعل شریعت ہے اور دل کو کدورت بشری سے پاک کرنا فعل طریقت ہے۔ نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونا شریعت ہے اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا طریقت ہے۔ بغیر شریعت کے طریقت کا ارادہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر سیڑھی کے [دیوار کو پکڑ پکڑ کر] چھت پر چڑھنے کی کوشش میں لگا رہے۔“

(مفتو مکتوبات صدی از شیخ منیری رحمہ اللہ)

تصوف کا ثبوت:

تصوف کی تعریف میں یہ واضح ہو گیا کہ اصلاحِ باطن اور تزکیہ قلب کا نام تصوف ہے۔ اس لیے جتنی بھی آیات اور احادیث اصلاحِ باطن اور تزکیہ قلب کے بارے میں موجود ہیں وہ تمام آیات و احادیث اس کے ثبوت کے لیے کافی ہیں۔

سورة الانعام کا حوالہ:

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَكَذُّوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ۔ (سورة الانعام آیت نمبر 120)

ترجمہ: ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کو چھوڑ دو۔

تفسیر احکام القرآن للجصاص کا حوالہ:

و یجوز ان یکون ظاہر الاثم ما یفعله الجوارح، و باطنه ما یفعله بقلبه من الاعتقادات۔ (احکام القرآن للجصاص ج 3 ص 10)

ترجمہ: (لفظ) ظاہر الاثم سے مراد انسان کے ظاہری اعضاء سے صادر ہونے والے گناہ ہیں اور باطنہ سے مراد قلبی افعال [اعتقادات وغیرہ] ہیں۔

تفسیر الجامع لاحکام القرآن کا حوالہ:

ان الظاهر ما کان عملاً بالبدن مما نهى الله عنه، و باطنه ما عقد بالقلب من مخالفة امر الله فيما امر ونهى۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج 1 ص 1227)

ترجمہ: ظاہر سے مراد وہ اعمال [گناہ] ہیں جن کا تعلق انسان کے ظاہری اعضاء سے ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کاموں سے روکا ہے اور باطنہ سے مراد وہ قلبی افعال جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے اوامر اور نواہی سے مخالفت پر مبنی ہیں۔

تفسیر خازن کا حوالہ:

المراء بظاھر الاثم افعال الجوارح و باطنھا افعال القلوب۔

(تفسیر خازن ج 2 ص 146)

ترجمہ: (لفظ) ظاھر الاثم سے مراد انسان کے ظاہری اعضاء سے صادر ہونے والے گناہ ہیں اور باطنہ سے مراد قلبی افعال ہیں۔

تفسیر مظہری کا حوالہ:

یعنی الذنوب کلھا ظاھرھا من اعمال الجوارح و باطنھا من اعمال القلب و صفات النفس۔

(تفسیر مظہری ج 3 ص 281)

ترجمہ: یعنی سارے کے سارے گناہ چھوڑ دو خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یعنی ظاہر سے مراد وہ گناہ جو انسان کے ظاہری اعضاء سے صادر ہوں خواہ ان کا تعلق باطن سے ہو یعنی باطنہ سے مراد وہ اعمال جن کا تعلق دل ہے اور نفس کی صفات سے ہے۔

حدیث جبریل کا حوالہ:

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت یہ ہوتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور علو مرتبت کے غلبے سے آپ سے بمشکل سوال کرتے۔ اس صورتحال کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سائل بنا کر بھیجا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوال کیے، جن کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابات ارشاد فرمائے۔ بعد میں صحابہ کرام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم اس کو جانتے تھے؟ یہ جبریل امین تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دلوانے آئے تھے۔ یہ حدیث؛ حدیث جبریل کے نام سے کئی معتبر کتب حدیث میں مذکور ہے۔

حضرت جبریل امین علیہ السلام کے سوالات کو اگر نگاہ بصیرت سے دیکھا جائے تو تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

★ ما الایمان؟..... ایمان کیا ہے؟ [تصحیح عقائد سے متعلق]

★ ما الاسلام؟..... اسلام کیا ہے؟ [اعمال ظاہری سے متعلق]

★ ما الاحسان؟..... احسان کیا ہے؟ [اصلاح باطن سے متعلق]

انسانی زندگی انہی تینوں [تصحیح عقائد، اعمال ظاہری اور اصلاح باطن] کے گرد گھومتی ہے۔ پھر تاریخی حقیقت کو نظر انداز نہ کیا جائے اور انصاف سے کام لیا جائے تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ

◎ تصحیح عقائد کے لیے قرآن و سنت کی راہنمائی میں ”علم الکلام“ اور ”علم العقائد“ مدون کیا گیا۔

◎ اعمال ظاہری کیلئے قرآن و سنت کی راہنمائی میں ”علم الفقہ“ مدون کیا گیا۔

◎ اور اصلاح باطنیہ کے لیے قرآن و سنت کی راہنمائی میں ”علم الاخلاق، علم الاحسان“ اور ”علم التصوف“ مدون کیا گیا۔

حضرت جبریل امین کے سوال کی اس جزو کے متعلق جو جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمایا وہ تصوف کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ حضرت الشیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ”تصوف کی ابتداء انما الاعمال بالنیات [اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے] اور انتہاء ان تعبد اللہ کانک تراہ [بندہ اپنے رب کی عبادت ایسے کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے]“

تصوف کے ثبوت کے لیے یہ دلائل کافی ہیں۔ باقی اجزاء پر اصولی اور علمی بحث

ان شاء اللہ اگلی قسط میں۔ (..... جاری ہے)

امام محمد رحمہ اللہ کی چند کتب (3)

قارئین! آپ کو یاد ہو گا گزشتہ قسط میں ہم نے یہ وضاحت کی تھی کہ امام محمد رحمہ اللہ کی چھ مشہور کتب ہیں، جنہیں ”کتب ظاہر الروایۃ“ کہا جاتا ہے۔ کتاب المبسوط الجامع الصغیر اور الجامع الکبیر کا تعارف ہو چکا، اب السیر الصغیر اور السیر الکبیر کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

السیر الصغیر:

سیر: سیرت کی جمع ہے، اس کا معنی ہے عادت و خصلت۔ شرعی اصطلاح میں یہ لفظ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے ساتھ خاص ہے، امام نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: السیر امور الغزو کالمناسک امور الحج۔ (قواعد الفقہ ص 331) ترجمہ: جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امور حج کو ”مناسک“ کہا جاتا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امور حرب و قتال پر ”سیر“ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ملحوظہ:

کتاب کا نام دو لفظوں کا مجموعہ ہے، پہلے لفظ کو سیر، س کے زبر اور ی کے جزم کے ساتھ پڑھنا غلط ہے۔ دراصل یہ لفظ سیر س کے زیر اور ی کے زبر کے ساتھ جمع کا صیغہ ہے۔ ان دو لفظوں میں فرق کرنا ضروری ہے جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے ان دونوں میں فرق کرتے ہوئے تنبیہ فرمائی ہے کہ بعض ناواقف لوگ ان دو لفظوں میں فرق نہیں کرتے وہ سیر کو سیر پڑھتے ہیں۔

(شرح عقود رسم المفتی ص 27)

”السير الصغير“ بھی کتب ظاہر الروایۃ میں داخل ہے۔ یہ کتاب کن مباحث پر مشتمل ہے؟ اس میں کون سے مضامین زیر بحث لائے گئے ہیں؟ اس بارے میں کوئی حتمی رائے دینا اس لیے مشکل ہے کہ کتاب ہمیں میسر نہیں۔ البتہ شیخ ابو زہرہ مصری رحمہ اللہ نے اس کتاب کے مضامین پر روشنی ڈالی ہے۔

شیخ مرحوم السیر الصغير اور السیر الكبير کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ دو کتب احکام جہاد ان کے جائز و ناجائز مسائل و احکام، صلح و نقض مصالحہ، احکام امان، احکام غنائم، فدیہ و غلامی کے مسائل حرب و پیکار میں پیش آنے والے مسائل اور ان کے نتائج کی تفصیلات پر مشتمل ہیں۔

(حیات حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ مترجم ص 378)

السیر الصغير؛ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ان مسائل پر مشتمل ہے جو آپ سے امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے واسطے سے روایت کیے ہیں۔ امام ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ ایک مسئلے کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقد روى محمد بن الحسن في السير عن أبي يوسف عن أبي حنيفة ان المرتد يعرض عليه الاسلام فان اسلم والا قتل مكانه، الا ان يطلب ان يوجل فان طلب ذلك اجل ثلاثة ايام۔
(الاستذكار ج 7 ص 156)

ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ نے ”السیر الصغير“ میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اور انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ مرتد کو اسلام قبول کرنے کے لیے کہا جائے گا اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو ٹھیک ورنہ اسے وہیں قتل کر دیا جائے گا۔ ہاں البتہ اگر وہ مہلت طلب کرے تو اس کو تین دن تک مہلت دی جائے گی۔

شمس الائمہ امام سرخسی رحمہ اللہ نے ”السیر الكبير“ کی شرح میں بیس سے

زائد مقامات پر مختلف انداز سے ”السير الصغير“ کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے اکثر مسائل میں یہ لکھا ہے کہ اس مسئلہ کی تفصیل ہم نے ”السير الصغير“ کی شرح میں بیان کر دی ہے مثلاً: باب قتل الاسارى والمن عليهم میں یہ جملہ لکھا وقد بینا تمام هذا فی السير الصغير البتہ باب وصایا الامراء کے آغاز میں حدیث مبارک کے تحت یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: وقد بدأ محمد رحمه الله السير الصغير بهذا الحديث وقد بینا فوائد الحديث هناك۔

ترجمہ: امام محمد رحمه الله نے اپنی کتاب ”السير الصغير“ کی ابتداء اسی حدیث سے کی ہے اور حدیث سے متعلق فوائد ہم نے ادھر [السير الصغير میں] ہی بیان کر دیے ہیں۔

السير الكبير:

یہ کتاب بھی ان مضامین پر مشتمل ہے جو گزشتہ کتاب کے حوالے سے ذکر کیے گئے ہیں یوں کہہ لیجیے اس کتاب میں بھی جہاد، صلح و امان، مال غنیمت و مال فتنے، فدیہ و جزیہ اور غلامی کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ نیز دشمن جاسوس اور دشمن قیدیوں کے ساتھ برتاؤ اور دار الکفر میں حدود اللہ کے نفاذ سمیت جنگ و حرب میں پیش آمدہ دیگر ہزاروں جائز و ناجائز مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

کتاب کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا طرز تحریر اور اسلوب نگارش تین طرح کا ہے:

- 1: امام محمد رحمه الله کبھی کسی باب یا عنوان کے تحت مسئلہ کی ابتداء ہی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں کبھی ایک اور کبھی ایک سے زائد احادیث لاتے ہیں پھر اسی مناسبت سے اپنا فقہی موقف بیان کرتے ہیں جیسا کہ باب وصایا الامراء اور باب الجراحة میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔

2: کہیں ایسا بھی ہے کہ باب کی ابتداء میں اپنا فقہی مسئلہ پیش کرتے ہیں پھر اس کی تائید میں کوئی آیت کریمہ یا حدیث مبارک ذکر کرتے ہیں جیسا کہ باب الفرار من الزحف، باب صلوة الخوف، باب سجدة الشکر، اور باب آنية المشرکین وذبائحهم و طعامهم، میں یہی اسلوب موجود ہے۔

3: ایسے مقامات بھی اس کتاب کا حصہ ہیں جہاں امام محمد رحمہ اللہ فقط فقہی مسئلہ ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے دلائل دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ مثلاً باب التفريق بين السبي، باب ما تجوز عليه الشهادة بالردة وما لا تجوز اور باب من اسلم في دار الحرب ولم يهاجر اليها، وغیره۔

السیر الکبیر میں درج شدہ مسائل امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بجائے بذات خود امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیے ہیں بسا اوقات آدمی الجھن کا شکار ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کون سے مسائل ایسے ہیں جنہیں امام محمد رحمہ اللہ نے بواسطہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نقل کیے ہیں اور کون سے ایسے ہیں جنہیں بلا واسطہ بذات خود نقل کیے ہیں؟ اس الجھن کو سلجھن میں تبدیل کرنے کے لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ایک ضابطہ بیان کیا ہے، لیجیے ملاحظہ فرمائیے:

شیخ زین الدین ابن نجیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کل تألیف لمحمد بن الحسن موصوف بالصغير فهو باتفاق الشيخين ابی یوسف و محمد بخلاف الكبير فإنه لم يعرض على ابی یوسف۔ (البحر الرائق ج 1 ص 579 باب صفة الصلوة)

ترجمہ: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی ایسی کتابیں جن میں لفظ ”صغير“ آتا ہے وہ امام موصوف نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے واسطے سے روایت کی ہیں البتہ جن کتابوں کے ساتھ لفظ ”کبیر“ آتا ہے وہ امام محمد رحمہ اللہ نے بذات خود امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

سے نقل کی ہیں، امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر یہ کتابیں پیش نہیں کی گئیں۔

علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ان محمدا قرء اکثر الكتب على ابي يوسف
الا ما كان فيه اسم الكبير فانه من تصنيف محمد كالمضاربة الكبير والمزارعة
الكبير والمأخون الكبير والجامع الكبير والسير الكبير۔ (شرح عقود رسم المفتي ص 29)
ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ نے اپنی اکثر کتابیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے واسطے سے
نقل کی ہیں البتہ لفظ ”کبیر“ جن کتابوں کے نام کا حصہ ہے وہ امام محمد رحمہ اللہ نے بلا
واسطہ روایت کی ہیں جیسے مضاربہ کبیر، مزارعہ کبیر، ماذون کبیر، جامع کبیر اور سیر کبیر۔
امام محمد رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات پر کتب تصنیف فرمائی ہیں البتہ ان
میں سے فقہ کے موضوع پر جو سب سے آخری کتاب لکھی ہے وہ کون سی ہے؟ اس
بارے میں امام محمد بن احمد السرخسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اعلم بان السير الكبير اخر تصنيف صنفه محمد رحمه الله في الفقه
ولهذا لم يرو عنه ابو حفص رحمه الله لانه صنفه بعد انصرافه من العراق۔

(مقدمہ شرح کتاب السیر الکبیر ص 3)

ترجمہ: فقہ کے موضوع پر امام محمد رحمہ اللہ کی سب سے آخری تصنیف ”السیر
الکبیر“ ہے، یہی وجہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کے مایہ ناز شاگرد اور ان کی کتابوں کے
راوی امام ابو حفص کبیر رحمہ اللہ نے یہ کتاب آپ سے روایت نہیں کی کیوں کہ یہ
کتاب امام موصوف ن اپنے شاگرد امام ابو حفص کے عراق جانے کے بعد لکھی۔

السیر الکبیر اپنے موضوع پر امتیازی حیثیت کی حامل ہے، صرف اس بات
سے اندازہ لگائیں کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جیسے محدث اور حافظ ابو سعد سمعانی رحمہ
اللہ جیسے صاحب علم کی مرویات اور نقل شدہ کتابوں میں یہ کتاب بھی شامل ہے، اس

سے بڑھ کر یہ کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”المعجم المفہرس“ میں اور حافظ سمعانی رحمہ اللہ نے ”معجم شیوخ“ میں اپنے سے لے کر امام محمد رحمہ اللہ تک اس کی سند بھی درج کر دی ہے۔ (بحوالہ تلامذہ امام اعظم ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام ص 421)

امام طحاوی رحمہ اللہ ”السیر الکبیر“ کے حوالے سے ایک مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وذهب محمد بن الحسن بأخرة في السير الكبير الى انه ان كان مأمونا عليه من العدو فلا بأس بالسفر به الى ارضهم، وان كان خوفاً عليه منهم فلا ينبغي السفر به الى ارضهم۔ (شرح مشکل الآثار ج 5 ص 167)

ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ کا آخری قول جو ان کی کتاب ”السیر الکبیر“ میں یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوران سفر دشمن کے علاقے میں قرآن کریم اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو دیکھ جائے اگر اس بات کا یقین ہو کہ قرآن مجید دشمن کی دسترس سے محفوظ و مامون رہے گا تو ساتھ لے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کفار کی طرف سے بے حرمتی کیے جانے کا اندیشہ ہو تو پھر کلام اللہ شریف ساتھ نہ لے جایا جائے۔

شیخ ابو زہرہ مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: السیر الصغیر اور السیر الکبیر میں احکام اور آثار و اخبار سے ان کے دلائل نقل کیے گئے ہیں۔ (حیات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ص 380)

[ادارہ معذرت خواہ ہے]

سابقہ شمارہ ماہنامہ فقیہ بابت ماہ فروری 2014 میں لوح ایام میں مہمانان گرامی کے ذیل میں مفتی عبدالقدوس ترمذی کی مرکز تشریف آوری کی خبر میں غلطی سے مفتی عبدالشکور ترمذی لکھا گیا۔ موصوف کافی عرصہ قبل وفات پا گئے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے جانشین مفتی عبدالقدوس ترمذی کی عمر میں برکت عطا فرمائے، مرکز میں مفتی عبدالقدوس ترمذی تشریف لائے تھے۔ ادارہ

تبصرہ کتب

..... مولانا محمد کلیم اللہ

نام کتاب: معارف و حکم فی شرح اقوال الرسول الاکرم ﷺ

مؤلف: مولانا سید اشہد مدنی (مراد آباد، انڈیا)

ملنے کا پتہ: مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور 03214220554

زیر تبصرہ کتاب شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے نواسے مولانا سید اشہد مدنی کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو موصوف نے ”ندائے شاہی“ میں ”درس حدیث“ کے عنوان کے تحت لکھے ہیں۔ کتاب کے دو حصے ہیں، دونوں میں مؤلف موصوف نے فرمودات رحمۃ للعالمین کی محدثانہ شرح کی ہے۔

موجودہ دور، اہل اسلام کے لیے بہت بڑا امتحان ہے۔ ہر طرف سے کفر، شرک، ارتداد، الحاد، زندقہ، بدعات، رسومات، خرافات، غیر اسلامی کلچر، مغربی تہذیب اور دین دشمن ثقافت نے اسے گھیر رکھا ہے۔ ایسے پر فتن دور اور پر خطر حالات میں دنیوی و اخروی ہمیشہ کی کامیابی اور ابدی کامرانی صرف اور صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات میں مل سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو صرف چند عبادات ادا کرنے کے طریقے ہی نہیں بتلائے بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشے کی مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ عقائد سے لے کر اعمال تک، حقوق اللہ سے لے کر حقوق العباد تک، عبادات سے لے کر معاشرت تک، حسن اخلاق سے لے کر معاملات تک ہر موڑ پر اسلامی احکامات سے روشناس کرایا ہے۔

آج کے دور میں تعلیماتِ نبوت کی ضرورت کے پیش نظر مؤلف موصوف نے نہایت عرق ریزی سے ان تمام موضوعات پر احادیثِ مبارکہ کا حسین گلدستہ سجایا ہے۔ چنانچہ خود رقم طراز ہیں:

”معارف و حکم، نامی اس کتاب میں عبادات، اخلاقیات، آدابِ معاشرہ، فکرِ آخرت اور معاملات وغیرہ سے متعلق مستند روایات کو حدیث کی مشہور کتابوں کے حوالے سے جمع کیا گیا ہے اور پھر حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں ان کی بھرپور توضیح و تشریح کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز بے سند باتوں اور بے اصل گفتگو سے پورے طور پر اجتناب برتا گیا ہے۔“ بہر حال! اخلاقِ باخنگی کے اس دور میں کتاب اپنی جامعیت اور افادیت کے اعتبار سے ہر مسلمان کی اشد ضرورت ہے۔

مکتبہ قاسمیہ [اردو بازار لاہور] کے منتظمین نے کتاب کے باطنی حسن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کے ظاہری حسن کے خدوخال کو بھی خوب سنوارا ہے۔ دیدہ زیب ٹائٹل اور صحافتی اصولوں کو ملحوظ رکھ کر کتاب کو تزئین بخشی گئی ہے۔

نام کتاب: دلیل المشرکین (عربی)

مؤلف: مولانا احمد الدین بگوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ: اصلاح المسلمین

مترجم: سید فاروق حسین

ناشر: المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور 03212565051

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترکہ محنت اور بالخصوص امام الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی کی محنت کا دائرہ جس نقطے کے گرد مکمل ہوتا ہے، اس کا نام ”عقیدہ توحید“ ہے۔

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہاں تک کہ امام الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز بھی ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ کے ذیل میں آتا ہے۔

خدا کی ذات کو نہ ماننا کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کو مان کر کسی اور کو... خواہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں... اللہ کی ذات یا صفات خاص میں شریک کرنا ”شُرک“ ہے۔

ہمارے معاشرے میں پروان پاتی جہالت نے عوام الناس کے عقائد میں ایسا بگاڑ پیدا کیا ہے کہ لوگ بچارے شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی اس خام خیالی میں ہیں کہ ہم ہی مسلمان ہیں۔

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ظلم بالائے ظلم یہ ہے کہ مسلمانوں میں اب ایسے ایسے الفاظ زبان زد عام ہونا شروع ہو گئے ہیں جو صریحاً کفر ہیں۔ مؤلف موصوف نے ایسے چند الفاظ، جملوں اور محاورات کی نشان دہی کر دی ہے۔

مترجم نے عربی زبان سے اردو میں منتقل کر کے اردو خواں طبقے پر احسان فرمایا ہے۔ دلیل المشرکین کا ترجمہ کافی عرصہ قبل شیخ التفسیر صوفی عبد الحمید خان سواتی رحمہ اللہ نے کیا تھا جسے ”ادارہ نشر و اشاعت گوجرانوالہ“ نے شائع کیا تھا۔ مترجم کے پیش نظر حضرت صوفی صاحب ہی کا ترجمہ رہا ہے۔ مترجم نے آیات کا حوالہ، آیات نمبرز، مغلط اور پیچیدہ عبارات کی بین القوسین وضاحت اور حواشی، مؤلف کے ذکر کردہ گمراہ فرقوں کی حسب ضرورت تفصیل بھی کر دی ہے۔

شُرک، اقسام شرک، شرکیہ رسوم، کفریہ الفاظ اور چند دیگر گمراہوں فرقوں کی واقفیت اور ان سے بچاؤ کے طریقہ کار ”حاصل کتاب“ ہیں۔ البتہ پروف ریڈنگ پر مزید توجہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے ٹائٹل پر آیت کریمہ اس طرح درج ہے: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ خط کشیدہ لفظ کو غلط لکھا گیا ہے اسے یوں لکھنا چاہیے تھا۔ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ عوام الناس بالخصوص علماء کرام اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

توجہ فرمائیں!

- ☀ تبصرے کے لیے دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔
- ☀ ادارہ کا مؤلف کتاب کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔
- ☀ تبصرہ کے لیے بھیجی جانے والی کتابیں درج ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

دفتر رسائل و جرائد

(برائے تبصرہ کتب: ماہنامہ فقیہ)

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

03326311808

لوحِ ایام

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا میں معزز مہمانان گرامی کی آمد اور متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے اندرون و بیرون ممالک کے مختلف مسلکی اسفار اہم مذہبی، سیاسی، سماجی اور شخصیات سے خصوصی ملاقاتیں

★ بیرون ملک [دبئی، ابو ظہبی، راس الخیمہ] میں نو روزہ مسلکی و تبلیغی دورہ کے لیے تشریف لے گئے۔

★ ملک پاکستان کی معروف بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک کے موقع پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر خطاب۔

★ مولانا اللہ یار چکڑالوی کے خلیفہ مجاز پیر محمد زاہد آف راولپنڈی کی مرکز اہل السنۃ والجماعۃ میں تشریف آوری اور علماء طلباء سے ضرورت اصلاح نفس کے عنوان پر پر حکمت بیان۔

★ ملک کی معروف عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا میں طلباء تربیتی نشست اور علماء سے ملاقات۔

★ پسرور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، دنیاپور، ملتان لاہور، شاہدرہ، خانیوال، عبدالحکیم اور ملک کے دیگر مختلف علاقوں میں علمی و اصلاحی بیانات اور دینی، روحانی اور سیاسی شخصیات سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔

★ 24 فروری کو دنیا ٹی وی کے پیام صبح پروگرام میں درس قرآن۔

★ 2 مارچ کے سالانہ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے اتحاد اہل السنۃ والجماعت العالمی کی اجلاس کی صدارت کی اور ذمہ داران کو ہدایات جاری کی گئیں۔

[ماہنامہ فقیہ کے مستقل ممبر بننے دوستوں کے نام ماہنامہ فقیہ سبکدوش پیش کیجیے]

ممبر شپ کا طریقہ

نام:..... ولدیت:.....

رابطہ نمبر:..... ای میل:.....

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):.....

بینک کا نام:..... رقم جمع کرانے کی تاریخ:.....

مکمل ایڈریس:.....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ: فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فیل آپ کر کے سرکولیشن مینیجر ماہنامہ فقیہ کے نام

درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوا دیں۔

پتہ: دفتر رسائل و جرائد (ماہنامہ فقیہ) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتے پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزبان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 140103600000900

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا

S.M.S یا ای میل ☑ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون: ☎ 03326311808

ماہنامہ فقہ ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
تحسین اللہ	پشاور	03339217613
قاضی نوید حنیف	آزاد کشمیر	03132317090
سلیم معاویہ	کبیر والا	03006848042
حبیب الرحمن نقشبندی	ننکانہ صاحب	03084552004
مولانا محمد عثمان	میانوالی	0333-6836228
مولانا عمر خطاب	اٹک	03077375075
رحمت اللہ	کوہاٹ	03449251287
مولانا خالد زبیر	لاہور فیصل آباد	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
ضیاء الرحمن	واں بھجراں	03363725900
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبد اللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبد اللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
دارالایمان	لاہور	03214602218
دارالایمان	کراچی	03342028787
دارالایمان	رائے ونڈ	03026410277

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808



مرکز اہل السنّت والجماعت

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن

ایک ادارہ، ایک تحریک

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوة (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وساکنین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلہ حق (سہ ماہی) - فقیہ (ماہنامہ) - بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری و نظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر صدقات کی مدد میں تعاون فرمائیں

محمد الیاس

بنام

اکاؤنٹ نمبر

1401-03600000900

میزان بینک سرگودھا

مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

خط و کتابت

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487